Globethics Repository

Al-Najabat fi Manaqib al-sahabah wa al-qarabah 4 (The confrontation on the virtues of the prophetic friendship and kinship 4)

This page was generated automatically upon download from the Globethics Repository. More information on Globethics see https://www.globethics.net. Data and content policy of Globethics Repository see https://repository.globethics.net/pages/policy.

Item Type	Book
Authors	al-Qodiri, Muhammad Thohir
Publisher	Minhajul Quran Press
Rights	With permission of the license/copyright holder
Download date	2026-06-22 17:57:22
Link to Item	http://hdl.handle.net/20.500.12424/184779

اَلْبَابُ الْعَاشِرُ:

مَنَاقِبُ الْعَشُرَةِ الْمُبَشَّرَةِ ﷺ

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ ﷺ کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ رضی الله عنهم

﴿عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی الله عنهم کے جامع مناقب کا بیان﴾

۱/۳۹۷. عَنْ جَابِرٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: مَنْ يَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ يَوْمَ الْأَحْزَابِ، قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، ثُمَّ قَالَ: مَنْ يَأْتِيْنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ؟ قَالَ الزُّبَيْرُ: أَنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ صلی الله عليه وآله وسلم: إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا وَحَوَارِيَّ الزُّبَيْرُ.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنگ احزاب (سے کچھ) پہلے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں (لاؤں گا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا؟ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے: میں یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک ہر نبی کا کوئی نہ کوئی حواری (خاص ساتھی) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔''

۱: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب الجهاد والسير، باب فضل الطليعة، ۳/۱۰٤٦، الرقم: ۲٦۹۱، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب من فضائل طلحة والزبير، ٤/۱۸۷۹، الرقم: ۲٤۱٥، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام، ٥/٦٤٦، الرقم: ۳۷٤٤-۳۷٤٥، وقال: هذا حديث حسن صحيح، ويُقَالُ الْحَوَارِيُّ النَّاصِرُ، وابن ماجه في السنن، كتاب المقدمة، باب فضل الزبير، ۱/٤٥، الرقم: ۱۲۲، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦۰، الرقم: ۸۲۱۱.

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٣٩٨. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضی الله عنهما قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فِي النِّسَاءِ ...... كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ؟ فَيَأْتِيْنِي بِخَبَرِهِمْ، فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ أَبَوَيْهِ، فَقَالَ: فِدَاکَ أَبِي وَأُمِّي.

مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جنگ خندق کے دنوں میں، میں اور حضرت عمر بن ابو سلمہ عورتوں کی حفاظت پر مامور تھے...... فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ کون ہے جو بنی قریظہ کی طرف جا کر مجھے ان کی خبر لا کر دے؟ پس میں گیا اور جب واپس لوٹا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے میرے لیے اپنے ماں باپ (کے الفاظ) کو جمع فرمایا اور فرمایا کہ میرے ماں باپ تجھ پر قربان ہوں۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام، ٣/١٣٦٢، الرقم: ٣٥١٥، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير، ٤/١٨٧٩، الرقم: ٢٤١٦، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب الزبير بن العوام، ٥/٦٤٦، الرقم: ٣٧٤٣، وقال: هذا حديث حسن صحيح، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٠، الرقم: ٨٢١٣، وفي فضائل الصحابة، ١/٣٣، الرقم: ١٠٩، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل الزبير، ١/٤٥، الرقم: ١٢٣۔

٣/٣٩٩. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ، قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَمَعَ أَبَوَيْهِ لِأَحَدٍ إِلَّا لِسَعْدِ بْنِ مَالِكٍ، فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ أُحُدٍ: يَا سَعْدُ، ارْمِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت علی کرم اللہ وجھہ الکریم بیان کرتے ہیں کہ میں نے نہیں سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت سعد بن مالک کے سوا اور کسی کے لیے اپنے والدین محترمین (کے الفاظ) کو جمع فرمایا ہو، پس غزوۂ اُحد کے دن میں نے خود آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: اے سعد! تیر اندازی کرو، میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں۔'' یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤/٤٠٠. عَنْ سَعْدٍ ﷺ إِنِّي لَأَوَّلُ الْعَرَبِ رَمَى بِسَهْمٍ فِي سَبِيلِ

٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب إذ همت طائفتان منكم أن تفشلا، ٤/١٤٩٠، الرقم: ٣٨٣٣، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب في فضل سعد بن أبي وقاص ﷺ، ٤/١٨٧٦، الرقم: ٢٤١١، والترمذي في السنن، كتاب الأدب، باب ما جاء في فداك أبي وأبي، ٥/١٣٠، الرقم: ٢٨٢٩، وفي كتاب المناقب، باب مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ٣٧٥٥، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل سعد بن أبي وقاص ﷺ، ١/٤٧، الرقم: ٤٧، الرقم: ١٢٩۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب سعد بن أبي وقاص ﷺ، ٣/١٣٦٤، الرقم: ٣٥٢٢، وفي كتاب الرقاق، باب كيف كان عيش النبي ﷺ وأصحابه، ٥/٢٣٧١، الرقم: ٦٠٨٨، ومسلم في الصحيح، كتاب الزهد والرقائق، ٤/٢٢٧٧، الرقم: ٢٩٦٦، والترمذي في السنن، كتاب الزهد، باب ما جاء في معيشة أصحاب النبي ﷺ، ٤/٥٨٢، الرقم: ٢٣٦٦، وقال: هذا حديث ←

اللهِ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں عربوں میں سے سب سے پہلا شخص ہوں جس نے اللہ کی راہ میں (جہاد کرتے ہوئے) تیراندازی کی۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠١/٥. عَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ، وَأَمِيْنُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور (میری) امت کا امین ابوعبیدہ بن جراح ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٤٠٢/٦. عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: رَأَيْتُ عُمَرَ بْنَ

.... حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل سعد بن أبي وقاص رضی اللہ عنہ، ١/٤٧، الرقم: ١٣٠۔

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب قصة أهل نجران، ٤/١٥٩٢، الرقم: ٤١٢١، ومسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب فضائل أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، ٤/١٨٨١، الرقم: ٢٤١٩، والترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہم، ٥/٦٦٤، ٦٦٧، الرقم: ٣٧٩٠، ٣٧٩٦، وقال: هذا حديث حسن صحيح، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل أبي عبيدة بن الجراح رضی اللہ عنہ، ١/٤٩، الرقم: ١٣٦۔

٦: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المناقب، باب قصة البيعة والاتفاق على عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ٣/١٣٥٣-١٣٥٥، الرقم:←

الْخَطَّابِ ﷛ فذكر الحديث في مقتله قَالَ: فَقَالُوْا: أَوْصِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ: اسْتَخْلِفْ. قَالَ: مَا أَجِدُ أَحَدًا أَحَقَّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ أَوِ الرَّهْطِ الَّذِيْنَ تُوُفِّي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَهُوَ عَنْهُمْ رَاضٍ، فَسَمَّى عَلِيًّا وَعُثْمَانَ وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَسَعْدًا وَعَبْدَ الرَّحْمَنِ...... الحديث.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ.

''عمرو بن میمون ﷛ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷛ کو (زخمی حالت میں) دیکھا، پھر ان کے قتل کیے جانے کے بارے میں حدیث بیان کی۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اپنے جانشین کے لیے وصیت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: میں ان چند حضرات کے سوا اور کسی کو امرِ خلافت کا زیادہ حقدار نہیں پاتا کیونکہ جب حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو ان سے راضی تھے پھر آپ ﷛ نے (ان حضرات کے) نام لیے (وہ) حضرت علی، حضرت عثمان، حضرت زبیر، حضرت طلحہ، حضرت سعد اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوف ﷡ ہیں۔''

اس حدیث کو امام بخاری اور ابن حبان نے روایت کیا ہے۔

٤٠٣/٧. عَنْ قَيْسٍ ﷛ قَالَ: رَأَيْتُ يَدَ طَلْحَةَ شَلَّاءَ وَقَى بِهَا

.... ٣٤٩٧، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٥٠-٣٥٣، الرقم: ٦٩١٧، والبيهقي في السنن الكبرى، ٨/١٥٠، وفي الاعتقاد/٣٦٥.

:٧ أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب المغازي، باب إذهمت طائفتان منكم أن تفشلا والله وليهما، ٤/١٤٩٠، الرقم: ٣٨٣٦، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل طلحة بن عبيد الله ﷛، ١/٤٦، الرقم: ١٢٨، والخلال في السنة، ٢/٤٦٩، الرقم: ٧٣٨، إسناده صحيح، وأحمد في فضائل الصحابة، ٢/٧٤٥، الرقم: ١٢٩٢.

النَّبِيَّ ﷺ يومَ أُحُدٍ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے ایک ہاتھ کو شل (بیکار) دیکھا کیونکہ اس کے ساتھ انہوں نے غزوۂ احد میں حضور نبی اکرم ﷺ کے اوپر سے وار روکا تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٨/٤٠٤. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ هُوَ وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اهْدَأْ فَمَا عَلَيْكَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْصِدِّيْقٌ أَوْشَهِيْدٌ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالتِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حرا پہاڑ پر تشریف فرما تھے اور آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہم تھے اتنے میں پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھہر جا، کیونکہ تیرے اوپر نبی، صدیق اور شہید کے سوا کوئی نہیں ہے۔‘‘

اسے امام مسلم اور امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٨: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل طلحة والزبير رضی اللہ عنہ، ١٨٨٠/٤، الرقم: ٢٤١٧، والترمذی في السنن، كتاب المناقب، باب فى مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، ٦٢٤/٥، الرقم: ٣٦٩٦، وابن حبان في الصحيح، ٤٤١/١٥، الرقم: ٦٩٨٣، والنسائی في السنن الكبرى، ٥٩/٥، الرقم: ٨٢٠٧ ، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٤١٩/٢، الرقم: ٩٤٢٠، وابن أبی عاصم فی السنة، ٦٢١/٢، الرقم: ١٤٤١۔

۹/۴۰۵. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رضی الله عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعِيْدٌ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ابوبکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، عثمان جنتی ہے، علی جنتی ہے، طلحہ جنتی ہے، زبیر جنتی ہے، عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہے، سعد جنتی ہے، سعید جنتی ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح جنتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا اور امام ابن ماجہ نے بھی اسے سعید بن زید سے روایت کیا ہے۔

۱۰/۴۰۶. عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی الله عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم قَالَ: عَشَرَةٌ

۹: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبد الرحمن بن عوف الزهري رضی الله عنہ، ٥/٦٤٧، الرقم: ٣٧٤٧، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل العشرة رضی الله عنہم، ١/٤٨، الرقم: ١٣٣، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٦، الرقم: ٨١٩٤، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٩٣، الرقم: ١٦٧٥، وفي فضائل الصحابة، ١/٢٢٩، الرقم: ٢٧٨، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، وأبو يعلى في المسند، ٢/١٤٧، الرقم: ٨٣٥، وخيثمة بن سليمان من حديث خيثمة، ١/٩٣، ٩٥۔

۱۰: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب عبدالرحمن بن عوف رضی الله عنہ، ٥/٦٤٨، الرقم: ٣٧٤٨، والنسائي في السنن الكبرى، ←

فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَالزُّبَيْرُ، وَطَلْحَةُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ، وَأَبُوْ عُبَيْدَةَ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رضي الله عنهم، قَالَ: فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَومُ: نَنْشُدُكَ بِاللهِ يَا أَبَا الْأَعْوَرِ، مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُونِي بِاللهِ أَبُو الْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْبَيْهَقِيُّ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هُوَ أَصَحُّ.

''حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، (اور وہ یہ ہیں) ابو بکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور عثمان، اور علی، اور زبیر، اور طلحہ، اور عبد الرحمٰن، اور ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم جنتی ہیں، راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہوگئے۔ لوگوں نے کہا: ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں (بتائیے) دسواں آدمی کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم دی ہے، (دسواں) ابو اعور جنتی ہے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، احمد، حاکم، ابن حبان اور بیہقی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث اصح (صحیح ترین) ہے۔

.... ٥/٥٦، الرقم: ٨١٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٦٣، الرقم: ٧٠٠٢، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٩٨، الرقم: ٥٨٥٨، والشاشي في المسند، ١/٢٤٧، الرقم: ٢١٠، والطيالسي في المسند، ١/٣٢، الرقم: ٢٣٦، والبيهقي في الاعتقاد/٣٣٢، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/١٠٢، الرقم: ٩٠٣۔

٤٠٧/١١. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَرْحَمُ أُمَّتِي بِأُمَّتِي أَبُوْ بَكْرٍ، وَأَشَدُّهُمْ فِي أَمْرِ اللهِ عُمَرُ، وَأَصْدَقُهُمْ حَيَاءً عُثْمَانُ، وَأَعْلَمُهُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأَفْرَضُهُمْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَأَقْرَؤُهُمْ أُبَيٌّ. وَلِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِيْنٌ وَأَمِيْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں سے سب سے زیادہ میری امت پر مہربان ابوبکر ہے، احکامِ الٰہی میں سب سے زیادہ سخت عمر ہے، شرم و حیاء میں سب سے زیادہ سچا عثمان ہے، حلال و حرام کو سب سے زیادہ جاننے والا معاذ بن جبل ہے، علم الفرائض کا سب سے زیادہ جاننے والا زید بن

١١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب معاذ بن جبل وزيد بن ثابت وأبي بن كعب وأبي عبيدة بن الجراح رضي الله عنهم، ٦٦٤/٥-٦٦٥، الرقم: ٣٧٩٠-٣٧٩١، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضائل خباب رضي الله عنه، ٥٥/١، الرقم: ١٥٤، والنسائي في السنن الكبرى، ٦٧/٥، ٧٨، الرقم: ٨٢٤٢، ٨٢٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ٢٨١/٣، الرقم: ١٤٠٢٢، والحاكم في المستدرك، ٤٧٧/٣، الرقم: ٥٧٨٤، وأبو يعلى في المسند، ١٤١/١٠، الرقم: ٥٧٦٣، والطبراني في المعجم الصغير، ٣٣٥/١، الرقم: ٥٥٦، والبيهقي في السنن الكبرى، ٢١٠/٦، الرقم: ١١٩٦٨، وابن أبي عاصم في السنة، ٥٨٢/٢، الرقم: ١٢٤٢۔

ثابت ہے اور سب سے اچھا قاری ابی بن کعب ہے اور ہر امت کا کوئی نہ کوئی امین ہوتا ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، احمد اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابوعیسی نے فرمایا: یہ حدیث حسن اور صحیح ہے۔ امام حاکم نے بھی فرمایا: اس کی اِسناد صحیح ہیں۔

٤٠٨/١٢. عَنِ الزُّبَيْرِ ﷺ قَالَ: كَانَ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ إِلَى صَخْرَةٍ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَأَقْعَدَ تَحْتَهُ طَلْحَةَ فَصَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الصَّخْرَةِ فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: أَوْجَبَ طَلْحَةُ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَأَبُوْ يَعْلَى، وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زبیر ﷺ سے روایت ہے کہ جنگ اُحد کے روز حضور نبی اکرم ﷺ

١٢: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله، ٦٤٣/٥، الرقم: ٣٧٣٨، وأحمد بن حنبل في المسند، ١٦٥/١، الرقم: ١٤١٧، وابن حبان في الصحيح، ٤٣٦/١٥، الرقم: ٦٩٧٩، وابن أبي شيبة في المصنف، ٣٧٦/٦، الرقم: ٣٢١٦٠، والحاكم في المستدرك، ٣٢٨/٣، ٤٢١، الرقم: ٤٣١٢، ٥٦٠٢-٥٦٢٣، والشاشي في المسند، ٩٤/١، الرقم: ٣١، وأبو يعلى في المسند، ٣٣/٢، الرقم: ٦٧٠، والبزار في المسند، ١٨٨/٣، الرقم: ٩٧٢، والبيهقي في السنن الكبرى، ٣٧٠/٦، الرقم: ١٢٨٧٨، وابن المبارك في الجهاد/٨٠، الرقم: ٩٣۔

پر دو زرہیں تھیں، آپ ﷺ نے چٹان پر چڑھنا چاہا لیکن نہ چڑھ سکے چنانچہ آپ ﷺ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو نیچے بٹھا کر اوپر چڑھے، یہاں تک کہ چٹان پر تشریف فرما ہوئے، راوی بیان کرتے ہیں میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ طلحہ نے (اپنے لیے جنت) واجب کر لی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، احمد، ابن حبان، حاکم، ابن ابی شیبہ اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسی نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے اور امام حاکم نے بھی فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

١٣/٤٠٩. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى شَهِيْدٍ يَمْشِي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ.

وفي رواية: عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رضي الله عنهما قَالَ: نَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى طَلْحَةَ، فَقَالَ: هَذَا مِمَّنْ قَضَى نَحْبَهُ.

١٣: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، ٥/٦٤٤، الرقم: ٣٧٣٩-٣٧٤٠، وابن ماجه في السنن، المقدمة، باب فضل طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه، ١/٤٦، الرقم: ١٢٥-١٢٧، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٢٤، الرقم: ٥٦١٢، والطبراني في المعجم الكبير، ١/١١٧، الرقم: ٢١٥، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٤، الرقم: ١٤٠٣، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٥، الرقم: ٨٣٢، إسناده حسن، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٤٩، والخطيب في مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب العشرة رضي الله عنهم، الفصل الثاني، ٢/٤٣٣، الرقم: ٦١٢٢۔

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَه وَالْحَاكِمُ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: جو شخص زمین پر چلتا پھرتا شہید دیکھ کر خوش ہونا چاہے اسے چاہیے کہ طلحہ بن عبد اللہ کو دیکھ لے۔''

''اور ایک روایت میں حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضي اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھ کر فرمایا: طلحہ ان لوگوں میں سے ہے جو اپنی نذر پوری کر چکے۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے اور امام ابو عیسیٰ نے فرمایا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤١٠/ ١٤. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعَتْ أُذُنِي مِنْ فِي رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَهُوَ يَقُوْلُ: طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَايَ فِي الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالْبَزَّارُ. وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

١٤: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب طلحة بن عبيد الله، ٥/٦٤٤، الرقم: ٣٧٤١، والحاكم في المستدرك، ٣/٤٠٩، الرقم: ٥٥٦٢، وأبو يعلى في المسند، ١/٣٩٥، الرقم: ٥١٥، والبزار في المسند، ٣/٦٠، الرقم: ٨١٨، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٢/٥٦٠-٥٦٤، الرقم: ١٣٠٩، ١٣٢٠، والديلمي في مسند الفردوس، ٢/٤٥٣، الرقم: ٣٩٤٩۔

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے کانوں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہن مبارک سے سنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: طلحہ اور زبیر جنت میں میرے پڑوسی ہوں گے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، حاکم، ابو یعلی اور بزار نے روایت کیا ہے اور امام حاکم نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

۱۵/۴۱۱. عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رَحِمَ اللهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ، وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ، رَحِمَ اللهُ عُمَرَ، يَقُوْلُ الْحَقَّ، وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَالَهُ صِدِّيْقٌ، رَحِمَ اللهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيْهِ الْمَلَائِكَةُ، رَحِمَ اللهُ عَلِيًّا اَللَّهُمَّ، أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْ يَعْلَى وَالطَّبَرَانِيُّ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ابو بکر پر رحم فرمائے اس نے اپنی صاحبزادی میرے نکاح میں دی، اور ہجرت کے وقت مجھے (اپنی اونٹنی پر) سوار کیا، اور اپنے مال سے بلال کو آزاد کیا، اللہ تعالیٰ عمر پر رحم فرمائے کہ وہ حق کہتا ہے اگرچہ کڑوا ہی کیوں نہ ہو، حق بات نے اس کی یہ حالت کر دی ہے کہ اب اس

۱۵: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب المناقب، باب مناقب علی بن أبي طالب رضی اللہ عنہ، ۶۳۳/۵، الرقم: ۳۷۱۴، والبزار في المسند، ۵۲/۳، الرقم: ۸۰۶، وأبو يعلى في المسند، ۴۱۸/۱، الرقم: ۵۵۰، والطبراني في المعجم الأوسط، ۹۵/۶، الرقم: ۵۹۰۶، وابن أبي عاصم في السنة، ۵۸۱/۲، الرقم: ۱۲۴۶، والخطيب التبريزي في المشكاة، ۴۳۵/۲، الرقم: ۶۱۳۴، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ۲۴۳/۱، الرقم: ۸۷۔

کا کوئی دوست نہیں رہا، اللہ تعالیٰ عثمان پر رحم فرمائے کہ اس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ علی پر رحم فرمائے اے اللہ! علی جدھر رخ کرے حق کا رخ بھی ادھر ہی پھیر دے۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، بزار ابو یعلی طبرانی اور ابن ابی عاصم نے روایت کیا ہے۔

١٦/٤١٢. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم: اَللَّهُمَّ، سَدِّدْ رَمْيَتَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَغَوِيُّ وَالْبَزَّارُ وَابْنُ أَبِي عَاصِمٍ وَابْنُ رَاشِدٍ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

وَفِي رِوَايَةٍ: قَالَ: اَللَّهُمَّ، اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ إِذَا دَعَاکَ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ! اس (سعد) کی تیر اندازی کو نشانے پر بٹھا اور اس کی دعا کو قبول فرما۔‘‘

١٦: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب المناقب، باب مناقب سعد بن أبي وقاص رضی الله عنه، ٥/٦٤٩، الرقم: ٣٧٥١، والحاکم في المستدرک، ٣/٢٨، ٥٧٢، الرقم: ٤٣١٤، ٦١٢٢، والبغوي في شرح السنة، ١٤/١٢٤، الرقم: ٣٩٢٢، والبزار في المسند، ٤/٥٠، وابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٥، الرقم: ١٤٠٨، وابن راشد في الجامع، ١١/٢٣٨، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢٣٥، الرقم: ٤٠٦٩، واللالکائي في کرامات الأولياء/١٢٨، الرقم: ٧٦، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٣/٣٠٦، الرقم: ١٠٠٧، إسناده صحيح۔

اس حدیث کو امام حاکم، بغوی، بزار، ابن ابی عاصم، اور ابن راشد نے روایت کیا ہے۔ اور امام حاکم کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! جب سعد تجھ سے دعا مانگے تو اس کی دعا کو قبول فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٧/٤١٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ كَانَ فِي الْمَسْجِدِ فَذَكَرَ رَجُلٌ عَلِيًّا علیہ السلام فَقَامَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنِّي سَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ: اَلنَّبِيُّ ﷺ فِي الْجَنَّةِ، وَ أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ فِي الْجَنَّةِ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَلَوْ شِئْتُ لَسَمَّيْتُ الْعَاشِرَ قَالَ: فَقَالُوْا: مَنْ هُوَ؟ فَسَكَتَ. قَالَ: فَقَالُوا: مَنْ هُوَ؟ فَقَالَ: هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ. رَوَاهُ أَبُوْ دَاوُدَ وَ أَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد الرحمن بن اخنس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ مسجد میں تھے کہ ایک

١٧: أخرجه أبو داود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١١، الرقم: ٤٦٤٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣١، وابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٥٤، الرقم:٦٩٩٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٥٣، والشاشي في المسند، ١/٢٣٥، الرقم: ١٩٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٣٣٩، الرقم: ٤٣٧٤۔

آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا (غلط انداز سے) تذکرہ کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: دس آدمی جنتی ہیں حضور نبی اکرم ﷺ (سب سے پہلے) جنتی ہیں اور ابو بکر جنتی ہیں، اور عمر جنتی ہیں، اور عثمان جنتی ہیں، اور علی جنتی ہیں، اور طلحہ جنتی ہیں، اور زبیر بن عوام جنتی ہیں، اور سعد بن مالک جنتی ہیں، اور عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہیں اور اگر میں چاہوں تو یقیناً دسویں آدمی کا نام لے سکتا ہوں۔ راوی بیان کرتے ہیں پس لوگوں نے عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ آپ خاموش رہے، راوی بیان کرتے ہیں لوگوں نے دوبارہ عرض کیا: دسواں آدمی کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: وہ سعید بن زید ہے۔‘‘

اسے امام ابو داود، احمد، ابن حبان اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤١٤/١٨. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْأَخْنَسِ رضی اللہ عنہ قَالَ: شَهِدْتُ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ رضی اللہ عنہ عِنْدَ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ فَذَكَرَ مِنْ عَلِيٍّ شَيْئًا. فَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: عَشَرَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ فِي الْجَنَّةِ: أَبُوْ بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ، وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو فِي

١٨: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٦٠، الرقم: ٨٢١٠، وفي فضائل الصحابة، ١٢٦٩، ١٢٧٤، والطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٥٠، الرقم: ٢٢٠١، وفي المعجم الصغير، ١/٥٩، الرقم: ٦٢، والحميدي في المسند، ١/٤٥، الرقم: ٨٤، ومحب الدين الطبري في الرياض النضرة، ١/٢١٥، الرقم: ٩٤۔

الْجَنَّةِ. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالطَّبَرَانِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن اخنس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کو مغیرہ بن شعبہ کے ہاں دیکھا، پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے بارے میں کسی چیز کا تذکرہ کیا تو آپ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بیان کرتے ہوئے سنا: قریش کے دس آدمی جنتی ہیں: ابو بکر جنتی ہے، اور عمر جنتی ہے، اور علی جنتی ہے، اور عثمان جنتی ہے، اور طلحہ جنتی ہے اور زبیر جنتی ہے اور عبد الرحمٰن جنتی ہے اور سعد بن ابی وقاص جنتی ہے اور سعید بن زید بن عمرو جنتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور بزار نے روایت کیا، اور امام طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔

١٩/٤١٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ السَّهْوِ، قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ رضی اللہ عنہ فَقُلْتُ: أَلاَ تَعْجَبُ مِنْ هَذَا الظَّالِمِ أَقَامَ خُطَبَاءَ يَشْتُمُوْنَ عَلِيًّا فَقَالَ: أَوَ قَدْ فَعَلُوْهَا؟ أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ، وَلَوْ شَهِدْتُ

١٩: أخرجه النسائي في السنن الكبرى، ٥/٥٥، الرقم: ٨١٩٠، وفي فضائل الصحابة، ١/٢٧، الرقم: ٨٧، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٨، الرقم: ١٦٣٨، ١٦٤٤، ٥/٣٤٦، الرقم: ٢٢٩٨٦، والحاكم في المستدرك، ٣/٥٠٩، الرقم: ٥٨٩٨، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥١، الرقم: ٣١٩٤٨، وابن أبي عاصم في الآحاد والمثاني، ٥/٣٤١، الرقم: ٢٩٠٢، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/١١٣، الرقم: ٨٢-٨٣، والنسائي في فضائل الصحابة، ١/١٧، ٢٧، ٣١، الرقم: ٥٢، ٨٧، ١٠١، وابن سعد في الطبقات، ٣/٣٨٣، والفاكهي في أخبار مكة، ٤/٣٦، الرقم: ٢٣٤١، ٢٤٢٣۔

عَلَى الْعَاشِرِ لَصَدَقْتُ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ عَلَى حِرَاءٍ، فَتَحَرَّكَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قُلْتُ: وَمَنْ كَانَ عَلَى حِرَاءٍ؟ فَقَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَبُوْ بَكْرٍ، وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدٌ. قُلْنَا: فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت عبد اللہ بن سہو بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا اور میں نے کہا: کیا آپ اس ظالم شخص سے تعجب نہیں کرتے جس نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہنے کے لئے خطباء مقرر کیے ہوئے ہیں، تو انہوں نے کہا: کیا واقعی انہوں نے ایسا کیا ہے؟ میں نو افراد کی گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں شخص (کے جنتی ہونے) کی بھی گواہی دوں تو یقیناً میں سچا ہوں۔ ایک دفعہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ حرا پہاڑ پر تھے تو وہ (مارے خوشی کے) تھرتھرانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اے حرا! ٹھہرا جا، پس تجھ پر سوائے نبی یا صدیق یا شہید کے اور کوئی نہیں ہے، میں نے عرض کیا: اور حرا پر کون کون تھا؟ تو انہوں نے فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس اور ابو بکر، اور عمر اور عثمان اور علی، اور زبیر اور عبد الرحمٰن بن عوف، اور سعد رضی اللہ عنہم تھے، ہم نے کہا: پس دسواں آدمی کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: دسواں آدمی میں ہوں۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی، احمد، حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٤١٦/ ٢٠. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

٢٠: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٦/ ٣٠٢، الرقم: ٢٦٦٢٠١، ٢٦٦٢٢، والحاكم في المستدرك، ٣/ ٣٥١، الرقم: ٥٣٥٦،—

يَقُولُ لِأَزْوَاجِهِ: إِنَّ الَّذِي يَحْنُو عَلَيْكُنَّ بَعْدِي لَهُوَ الصَّادِقُ الْبَارُّ، اَللَّهُمَّ، اسْقِ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اپنی ازواج مطہرات سے فرماتے ہوئے سنا کہ بے شک میرے بعد جو تم پر شفقت اور مہربانی کرے گا یقیناً وہ سچا اور نیک آدمی ہوگا (اور ساتھ ہی یہ فرمایا:) اے اللہ! عبد الرحمن بن عوف کو جنت کے چشمۂ سلسبیل سے سیراب فرما۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔ امام حاکم نے فرمایا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٢١/٤١٧. عَنْ عَلِيٍّ ﷺ قَالَ: قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ يُؤَمَّرُ

والطبراني في المعجم الأوسط، ٥٦/٩، الرقم: ٩١١٥، وفي المعجم الكبير، ٣٧٨/٢٣، الرقم: ٨٩٦، وابن أبي عاصم في السنة، ٦١٥/٢، الرقم: ١٤١٢، وفي كتاب الزهد، ١٩٨/١، وأحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٧٢٩/٢، الرقم: ١٢٤٩، وابن راهوية في المسند، ١٠١١/٣، الرقم: ١٧٥٥، والحارث في المسند (زوائد الهيثمي)، ٩٠٧/٢، الرقم: ٩٨٧۔

٢١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٠٨/١، الرقم: ٨٥٩، وفي فضائل الصحابة، ٢٣١/١، الرقم: ٢٨٤، وعبد الله بن أحمد في السنة، ٥٤١/٢، الرقم: ١٢٥٧، والمقدسي في الأحاديث المختارة، ٨٦/٢، الرقم: ٤٦٣، إسناده صحيح۔

بَعْدَکَ؟ قَالَ: إِنْ تُؤَمِّرُوْا أَبَا بَكْرٍ ﷺ تَجِدُوْهُ أَمِيْنًا زَاهِدًا فِي الدُّنْيَا رَاغِبًا فِي الآخِرَةِ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عُمَرَ ﷺ تَجِدُوْهُ قَوِيًّا أَمِيْنًا لَا يَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ، وَإِنْ تُؤَمِّرُوْا عَلِيًّا ﷺ وَلَا أُرَاكُمْ فَاعِلِيْنَ تَجِدُوْهُ هَادِيًا مَهْدِيًّا يَأْخُذُ بِكُمُ الطَّرِيْقَ الْمُسْتَقِيْمَ.

رَوَاهُ أَحْمَدُ وَعَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ.

’’حضرت علی ﷺ بیان کرتے ہیں کہ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! آپ کے بعد کس کو امیر بنایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر تم ابو بکر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار، دنیا سے بے رغبت اور آخرت کا طالب پاؤ گے اور اگر تم عمر کو امیر بناؤ تو اس کو امانت دار اور اللہ کی خاطر کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نڈر پاؤ گے، اور اگر علی کو امیر بناؤ اور مجھے نہیں ایسا لگتا کہ تم اس کو امیر بنانے پر رضامند ہوں گے تو اس کو ہدایت یافتہ اور ہدایت دینے والا پاؤ گے جو تمہیں سیدھی راہ پر چلائے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد، اور عبد اللہ بن احمد نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہے۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الْحَادِي عَشَرَ:

مَنَاقِبُ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن

﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

www.MinhajBooks.com

فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ الصَّحَابِيَاتِ رضي الله عنهن

﴿صحابیات رضی اللہ عنہن کے جامع مناقب کا بیان﴾

١/٤١٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدٌ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوْا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ...... الحديث. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہند بنت عتبہ رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اللہ کی قسم (پہلے) مجھے روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی کے گھر کی ذلت اور خواری محبوب نہیں تھی اور اب روئے زمین پر آپ کے اہل خانہ سے زیادہ کسی گھر کی عزت میرے نزدیک

١: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: ذکر هند بنت عتبة بن ربیعة، ١٣٩٠/٣، الرقم: ٣٦١٣، و فی کتاب: الأحکام، باب: من رأی للقاضی أن یحکم بعلمه فی أمر النساء إذا لم یخف الظنون و التهمة، ٢٦١٧/٦، الرقم: ٦٧٤٢، و مسلم فی الصحیح، کتاب: الأقضیة، باب: قضیة هند، ١٣٣٩/٣، الرقم: ١٧١٤، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٢٢٥/٦، الرقم: ٢٥٩٣٠، و ابن حبان فی الصحیح، ٧٠/١٠، الرقم: ٤٢٥٧، و عبد الرزاق فی المصنف، ١٢٦/٩، و الطبرانی فی المعجم الکبیر، ٧١/٢٥، الرقم: ١٧١، و أبو عوانة فی المسند، ١٦٤/٤، الرقم: ٦٣٨٣، و البیهقی فی السنن الکبری، ٦٦/٧، الرقم: ١٣١٨٣، و ٢٧٠/١٠، الرقم: ٢١٠٨٨۔

زیادہ پسندیدہ نہیں ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢/٤١٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَدْخُلُ عَلَى أَحَدٍ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ، إِلَّا أُمِّ سُلَيْمٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهَا، فَقِيْلَ لَهُ فِي ذَلِكَ فَقَالَ: إِنِّي أَرْحَمُهَا قُتِلَ أَخُوهَا مَعِي. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هَذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت انس رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنی ازواج مطہرات اور حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہن کے علاوہ کسی اور عورت کے گھر نہیں جاتے تھے، آپ ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جایا کرتے تھے، آپ ﷺ سے اس کے متعلق استفسار کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: مجھے اس پر رحم آتا ہے اس کا بھائی میرے ساتھ جہاد کرتے ہوئے شہید ہوا۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٣/٤٢٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: أُرِيْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ امْرَأَةَ أَبِي طَلْحَةَ ثُمَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَةً أَمَامِي

٢: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: الجهاد و السیر، باب: فضل من جهز غازیا أو خلفه بخیر، ٣/١٠٤٦، الرقم: ٢٦٨٩، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: من فضائل أم سلیم، أم أنس بن مالك رضی الله عنها، ٤/١٩٠٨، الرقم: ٢٤٥٥، و أبونعیم فی حلیة الأولیاء، ٢/٦١، و ابن سعد فی الطبقات، ٨/٤٢٨، و العسقلانی فی فتح الباری، ١١/٧٨، والنووی فی شرح علی صحیح مسلم، ١٦/١٠، و ابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ٢/٦٦۔

٣: أخرجه البخاری فی الصحیح، کتاب: المناقب، باب: مناقب عمر بن الخطاب أبی حفص القرشی العدوی، ٣/١٣٤٦، الرقم: ٣٤٧٦، و مسلم فی الصحیح، کتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنهم، باب: من فضائل أم سلیم أنس بن مالك و بلال رضی الله عنهما، ٤/١٩٠٨، الرقم: ٢٤٥٧، و النسائی ــــ

فَإِذَا بِلَالٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ، وَ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جنت دکھائی گئی، میں نے وہاں ابوطلحہ کی بیوی کو دیکھا پھر میں نے اپنے آگے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی تو وہ بلال تھے۔‘‘

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور یہ امام مسلم کے الفاظ ہیں۔

٤/٤٢١. عَنْ أَبِي قَتَادَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَلِأَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ فَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا وَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ حالتِ نماز میں

.... في السنن الكبرى، ١٠٣/٥، الرقم: ٨٣٨٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣٧٢/٣، ٣٨٩، الرقم: ١٥٠٤٤، ١٥٢٢٦، و الطيالسي في المسند، ٢٣٨/١، الرقم: ١٧١٩، و أبو يعلى في المسند، ٥١/٤، الرقم: ٢٠٦٣، و ابن الجعد في المسند، ٤٢٥/١، الرقم: ٢٩٠٣، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٥٧/٢۔

٤: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: إذا حمل جارية صغيرة على عنقه في الصلاة، ١٩٣/١، الرقم: ٤٩٤، ومسلم في الصحيح، كتاب: المساجد و مواضع الصلاة، باب: جواز حمل الصبيان في الصلاة، ٣٨٥/١، الرقم: ٥٤٣، وأبو داود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: العمل في الصلاة، ٢٤١/١، الرقم: ٩١٧، والنسائي في السنن، كتاب الصلاة، باب: حمل الصبايا في الصلاة و وضعهن في الصلاة، ١٠/٣، الرقم: ١٢٠٤، ومالك في الموطأ، ١٧٠/١، الرقم: ٤١٠، وابن خزيمة في الصحيح، ٣٨٣/١، الرقم: ٧٨٣۔ ٧٨٤۔

امامہ بنتِ زینب بنتِ رسول ﷺ اور ابو العاص بن ربیع کی بیٹی یعنی اپنی نواسی کو اٹھائے ہوئے تھے، پس جب آپ ﷺ قیام فرماتے تو اس کو اٹھا لیتے اور جب سجدہ فرماتے تو اسے نیچے اتار دیتے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور الفاظ امام مسلم کے ہیں۔

٥/٤٢٢. عَنْ أَسْمَاءَ رضي الله عنها قَالَتْ: صَنَعْتُ سُفْرَةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِيْنَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِيْنَةِ قَالَتْ: فَلَمْ نَجِدْ لِسُفْرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبُطُهُمَا بِهِ فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَاللهِ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبُطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ: فَشُقِّيْهِ بِاثْنَيْنِ فَارْبُطِيْهِ بِوَاحِدٍ السِّقَاءَ وَبِالْآخَرِ السُّفْرَةَ فَفَعَلْتُ فَلِذَلِكَ سُمِّيَتْ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَأَحْمَدُ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

’’حضرت اسماء رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ہجرت مدینہ کے وقت میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (اپنے والد ماجد) کے گھر سے حضور نبی اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا لیکن توشہ اور پانی کا مشکیزہ باندھنے کے لئے مجھے کوئی چیز نہیں ملی تھی۔ میں نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ خدا کی قسم، اسے باندھنے کے لئے مجھے اپنے کمر بند کے سوا کوئی چیز نہیں ملتی۔ انہوں نے فرمایا: کمر بند کے دو حصے کر لو، ایک کے ساتھ توشہ باندھ لو اور دوسرے سے مشکیزہ کا منہ باندھ لو سو میں نے ایسا ہی کیا، اسی لیے میرا نام دو کمر بندوں والی

٥: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الجهاد والسير، باب: حمل الزاد في الغزو، ٣/١٠٨٧، الرقم: ٢٨١٧، وفي كتاب: المناقب باب: هجرة النبي ﷺ وأصحابه إلى المدينة، ٣/١٤٢٢، الرقم: ٣٦٩٥، وأحمد بن حنبل في المسند، ٦/٣٤٦، الرقم: ٢٦٩٧٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٧/٣٤٣، الرقم: ٣٦٦٠٨، والطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/٧٩، الرقم: ٢٠٩، والمنذري في الترغيب والترهيب، ٤/١٠١، الرقم: ٤٩٨٣۔

پڑ گیا۔'' اس حدیث کو امام بخاری، احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٢٣. عَنْ أَنَسٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ رضي الله عنه، بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم، لِعُمَرَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى أُمِّ أَيْمَنَ نَزُوْرُهَا. كَمَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَزُوْرُهَا. فَلَمَّا انْتَهَيْنَا إِلَيْهَا بَكَتْ فَقَالَا لَهَا: مَا يُبْكِيْكِ؟ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ فَقَالَتْ: مَا أَبْكِي أَنْ لَا أَكُوْنَ أَعْلَمُ أَنَّ مَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ لِرَسُوْلِهِ صلى الله عليه وآله وسلم، وَلَكِنْ أَبْكِي أَنَّ الْوَحْيَ قَدِ انْقَطَعَ مِنَ السَّمَاءِ فَهَيَّجَتْهُمَا عَلَى الْبُكَاءِ فَجَعَلَا يَبْكِيَانِ مَعَهَا. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا چلو حضرت ام ایمن کی زیارت کرکے آئیں جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کی زیارت کے لئے تشریف لے جاتے تھے، جب ہم حضرت ام ایمن کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں، ان دونوں نے کہا: کس چیز نے آپ کو رُلا دیا؟ اللہ کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جو کچھ ہے وہ زیادہ اچھا ہے، حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اس لئے نہیں رو رہی کہ میں نہیں جانتی کہ اللہ تعالیٰ کے پاس حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اچھا اجر ہے، لیکن میں اس لئے رو رہی ہوں کہ آسمان سے وحی کا آنا بند ہو گیا ہے، ان دونوں پر بھی گریہ طاری ہو گیا اور وہ بھی رونے لگ

٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة رضي الله عنهم، باب: من فضائل أم أيمن رضی الله عنها، ١٩٠٧/٤، الرقم: ٢٤٥٤، و ابن ماجة فی السنن، کتاب: ماجاء فی الجنائز، باب: ذکر وفاته و دفنه صلى الله عليه وآله وسلم، ٥٢٣/١، الرقم: ١٦٣٥، و أبو يعلی فی المسند، ٧١/١، الرقم: ٦٩، و البيهقی فی السنن الکبری، ٩٣/٧، الرقم: ١٣٣١٤، و الکنانی فی مصباح الزجاجة، ٥٨/٢، الرقم: ٦٠١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

۷/٤٢٤. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنہ، عَنِ النَّبِيِّ صلی الله علیہ وآلہ وسلم قَالَ: دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْفَةً فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذِهِ الْغُمَيْصَاءُ بِنْتُ مِلْحَانَ، أُمُّ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی الله عنہ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالنَّسَائِيُّ وَ أَحْمَدُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے کسی کے چلنے کی آہٹ سنی، میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ تو اہل جنت نے عرض کیا: یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ غمیصا بنت ملحان ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم، نسائی، احمد اور ابو یعلی نے روایت کیا ہے۔

۸/٤٢٥. عَنْ عَبْدِ اللهِ مَوْلَى رضی الله عنہ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما

:۷ أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: فضائل الصحابة رضی الله عنہم، باب: من فضائل أم سليم: أم أنس بن مالك، و بلال رضی الله عنهما، ٤/١٩٠٨، الرقم: ٢٤٥٦، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/١٠٣، الرقم: ٨٣٨٤۔ ٨٣٨٥، وفی فضائل الصحابة، ١/٨٥، الرقم: ٢٧٨، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/٩٩، ١٢٥، الرقم: ١١٩٧٣، ١٢٢٧٨، و فی فضائل الصحابة، ٢/٨٤٨، الرقم: ١٥٦٦، و أبو يعلی فی المسند، ٦/٤٤٠، الرقم ٣٨٢٢، و عبد بن حميد فی المسند، ١/٣٩٩، الرقم: ١٣٤٦، و ابن الجوزی فی صفوة الصفوة، ٢/٦٦۔

:۸ أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب: اللباس والزينة، باب: تحريم استعمال إناء الذهب والفضة علی الرجال، ٣/١٦٤١، الرقم: ٢٠٦٩، وأبو داود فی السنن، کتاب اللباس، باب: الرخصة فی العلم و خيط الحرير، ٤/٤٩، الرقم: ٤٠٥٤، و البيهقی فی السنن الکبری، ٢/٤٢٣، الرقم: ٤٠١٠،۔۔

فِي رِوَايَةٍ طَوِيْلَةٍ: قَالَ: أَخْبَرَتْهُ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ رضي الله عنهما عَنْ جُبَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: هَذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَأَخْرَجتْ إِلَيَّ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةٍ لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ فَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ: هَذِهِ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتَّى قُبِضَتْ، فَلَمَّا قُبِضَتْ، قَبَضْتُهَا، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُهَا، فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضَى يُسْتَشْفَى بِهَا.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہما کے غلام حضرت عبداللہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ انہیں حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جبّہ مبارک کے متعلق بتایا اور فرمایا: یہ حضور نبی اکرم ﷺ کا جبّہ مبارک ہے اور پھر انہوں نے ایک جبّہ نکال کر دکھایا جو موٹا دھاری دار کسروانی (کسریٰ کے بادشاہ کی طرف منسوب ہے) جبّہ تھا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور اس کے دامنوں پر دیباج کے سنجاف تھے حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے فرمایا: یہ مبارک جبّہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان کی وفات تک محفوظ رہا، جب ان کی وفات ہوئی تو یہ میں نے لے لیا۔ یہی وہ مبارک جبّہ ہے جسے حضور نبی اکرم ﷺ پہنتے تھے۔ سو ہم اسے دھو کر اس کا پانی بیماروں کو پلاتے ہیں اور اس کے ذریعے شفا طلب کی جاتی ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٩/٤٢٦. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْخُلُ

.... وفي شعب الإيمان، ٥/١٤١، الرقم: ٦١٠٨، و أبو عوانة في مسنده، ١/٢٣٠، الرقم: ٥١١ وابن راهويه في المسند، ١/١٣٣، الرقم: ٣٠۔

٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: الفضائل، باب: طيب عرق النبيي ﷺ والتبرك به، ٤/١٨١٥، الرقم: ٢٣٣١، وأحمد بن حنبل في المسند، ←

بَيْتَ أُمِّ سُلَيْمٍ رضي الله عنها فَيَنَامُ عَلَى فِرَاشِهَا. وَلَيْسَتْ فِيْهِ. قَالَ: فَجَاءَ ذَاتَ يَوْمٍ فَنَامَ عَلَى فِرَاشِهَا. فَأُتِيَتْ فَقِيْلَ لَهَا: هَذَا النَّبِيُّ ﷺ نَامَ فِي بَيْتِکِ، عَلَى فِرَاشِکِ. قَالَ: فَجَاءَتْ وَقَدْ عَرِقَ، وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُهُ عَلَى قِطْعَةِ أَدِيْمٍ، عَلَى الْفِرَاشِ. فَفَتَحَتْ عَتِيْدَتَهَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِکَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُهُ فِي قَوَارِيْرِهَا. فَفَزِعَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: مَا تَصْنَعِيْنَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ؟ فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، نَرْجُو بَرَکَتَهُ لِصِبْيَانِنَا قَالَ: أَصَبْتِ.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ حضرت اُم سُلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے اور ان کے بچھونے پر سو جاتے جبکہ وہ گھر میں نہیں ہوتی تھیں۔ ایک دن آپ ﷺ تشریف لائے اور اُن کے بچھونے پر سو گئے، وہ آئیں تو لوگوں نے کہا: حضور نبی اکرم ﷺ تمہارے گھر میں تمہارے بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ یہ سن کر وہ گھر آئیں دیکھا تو آپ کو پسینہ مبارک آیا ہوا ہے اور آپ کا پسینہ مبارک چمڑے کے بستر پر جمع ہو گیا ہے۔ اُمِّ سُلیم نے اپنی بوتل کھولی اور پسینہ مبارک پونچھ پونچھ کر بوتل میں جمع کرنے لگیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ اچانک اٹھ بیٹھے اور فرمایا: اے اُمِّ سُلیم! کیا کر رہی ہو؟ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم اس سے اپنے بچوں کے لئے برکت حاصل کریں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تو نے ٹھیک کیا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

.... ٣/٢٢١، الرقم: ١٣٣٤/١٣٣٩۔

٤٢٧/١٠.　عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَغْزُو بِأُمِّ سُلَيْمٍ وَ نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ مَعَهُ إِذَا غَزَا فَيَسْقِيْنَ الْمَاءَ يُدَاوِيْنَ الْجَرْحَى. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ جب جہاد کرتے تھے تو آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ام سلیم اور انصار کی کچھ عورتیں بھی ہوتی تھیں، وہ پانی پلاتیں اور زخمیوں کو دوا دیتیں۔'' اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٤٢٨/١١.　عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رضي الله عنها قَالَتْ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَخْلُفُهُمْ فِي رِحَالِهِمْ فَأَصْنَعُ لَهُمُ الطَّعَامَ، وَ

١٠: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الجهاد و السیر باب: غزوة النساء مع الرجال، ١٤٤٣/٣، الرقم: ١٨١٠، و الترمذی فی السنن، کتاب: السیر عن رسول الله ﷺ، باب: ما جاء فی خروج النساء فی الحرب، ١٣٩/٤، الرقم: ١٥٧٥، و أبو داود فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: فی النساء یغزون، ١٨/٣، الرقم: ٢٥٣١، و النسائی فی السنن الکبری، ٣٦٩/٤، الرقم: ٧٥٥٧، و ابن أبی شیبة فی المصنف، ٣٦٩/٧، الرقم: ٣٦٧٧١، و أبو یعلی فی المسند، ٥٠/٦، الرقم: ٣٢٩٥ والمروزی فی السنة، ٤٨/١، الرقم: ١٥٢، والبیهقی فی السنن الکبری، ٣٠/٩۔

١١: أخرجه مسلم فی الصحیح، کتاب: الجهاد والسیر، باب: النساء العازیات یرضخ لَهُنَّ ولا یسهم، ١٤٤٧/٣، الرقم: ١٨١٢، و ابن ماجة فی السنن، کتاب: الجهاد، باب: العبید و النساء یشهدن مع المسلمین، ٩٥٢/٢، الرقم: ٢٨٥٦، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٨٤/٥، و ابن أبی شیبة فی المصنف، ٥٣٧/٦، الرقم: ٣٣٦٥٠، والطبرانی فی المعجم الکبیر، ٥٥/٢٥، الرقم: ١٢١۔

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش www.MinhajBooks.com

أُدَاوِي الْجَرْحَی، وَ أَقُومُ عَلَی الْمَرْضَی. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ ابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ سات غزوات میں شرکت کی، میں مجاہدین کے عقب میں خیموں میں رہتی تھی۔ مجاہدین کے لئے کھانا تیار کرتی، زخمیوں کو دوا دیتی اور بیماروں کی عیادت کرتی۔‘‘

اس حدیث کو امام مسلم اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

١٢/٤٢٩. عَنْ أَنَسٍ رضی الله عنه قَالَ: خَطَبَ أَبُو طَلْحَةَ أُمَّ سُلَيْمٍ فَقَالَتْ: وَاللهِ مَا مِثْلُکَ يَا أَبَا طَلْحَةَ، يُرَدُّ وَلَکِنَّکَ رَجُلٌ کَافِرٌ وَأَنَا امْرَأَةٌ مُسْلِمَةٌ وَلَا يَحِلُّ لِي أَنْ أَتَزَوَّجَکَ فَإِنْ تُسْلِمْ فَذَاکَ مَهْرِي وَمَا أَسْأَلُکَ غَيْرَهُ فَأَسْلَمَ فَکَانَ ذَلِکَ مَهْرَهَا. قَالَ ثَابِتٌ: فَمَا سَمِعْتُ بِامْرَأَةٍ قَطُّ کَانَتْ أَکْرَمَ مَهْرًا مِنْ أُمِّ سُلَيْمٍ الإِسْلَامَ فَدَخَلَ بِهَا فَوَلَدَتْ لَهُ.

رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَعَبْدُ الرَّزَّاقِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم کو پیغام نکاح بھیجا تو انہوں نے کہا: خدا کی قسم! اے ابا طلحہ! تیرے جیسے شخص کو ٹھکرایا نہیں جاتا لیکن تو ایک کافر شخص ہے اور میں ایک مسلمان خاتون ہوں اور تیرے لئے یہ حلال نہیں کہ

١٢: أخرجه النسائي في السنن، کتاب: النکاح، باب: التزويج على الإسلام، ٦/١١٤، الرقم: ٣٣٤١، وفي السنن الکبری، ٣/٣١٢، الرقم: ٥٥٠٤، وعبد الرزاق في المصنف، ٦/١٧٩، الرقم: ١٠٤١٧، والطيالسي في المسند، ١/٢٧٣، الرقم: ٢٠٥٦، والبيهقي في السنن الکبری، ٤/٦٥، الرقم: ٦٩٢٢، والطبراني في المعجم الکبير، ٥/٩٠، الرقم: ٤٦٧٦، ٢٥/١٠٥، الرقم: ٢٧٣۔

میں تیرے ساتھ شادی کروں پس اگر تو اسلام قبول کرلے تو یہی میرا حق مہر ہے اور اس کے علاوہ میں تجھ سے کسی چیز کا سوال نہیں کروں گی پس انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور ان کا اسلام قبول کرنا ہی حضرت ام سلیم کا حق مہر ٹھہرا۔ حضرت ثابت بیان کرتے ہیں میں نے کسی عورت کے بارے میں کبھی بھی اس جیسے معزز حق مہر کا نہیں سنا جو میں نے ام سلیم کے حق مہر کا سنا کہ آپ کا حق مہر اسلام بنا۔ پس حضرت ابوطلحہ کا ام سلیم کے ساتھ نکاح ہوا اور آپ رضی اللہ عنہا نے ان کے بچے بھی جنے۔‘‘

اس حدیث کو امام نسائی اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے۔

١٣/٤٣٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ: لَمَّا مَا تَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَسَدِ بْنِ هَاشِمٍ أُمِّ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ دَخَلَ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم وَ وَقَفَ عِنْدَ رَأْسِهَا فَقَالَ: رَحِمَکِ اللهُ، يَا أُمِّي، كُنْتِ أُمِّي بَعْدَ أُمِّي وَتُشْبِعِيْنِي وَتَعْرِيْنَ وَتَكْسِيْنِي وَتَمْنَعِيْنَ نَفْسَکِ طَيِّبًا وَتُطْعِمِيْنِي تُرِيْدِيْنَ بِذٰلِکَ وَجْهَ اللهِ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ ثُمَّ أَمَرَ أَنْ تُغْسَلَ ثَلَاثًا فَلَمَّا بَلَغَ الْمَاءُ الَّذِي فِيْهِ الْكَافُوْرُ سَكَبَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِيَدِهِ ثُمَّ خَلَعَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَمِيْصَهُ فَأَلْبَسَهَا إِيَّاهُ وَ كَفَّنَهَا بِبُرْدٍ فَوْقَهُ ثُمَّ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ وَأَبَا أَيُّوْبَ الْأَنْصَارِيِّ وَعُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ وَغُلَامًا أَسْوَدَ يَحْفِرُوْنَ فَحَفَرُوْا قَبْرَهَا فَلَمَّا بَلَغُوا اللَّحْدَ حَفَرَهُ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم بِيَدِهِ وَأَخْرَجَ تُرَابَهُ بِيَدِهِ فَلَمَّا فَرَغَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فَاضْطَجَعَ فِيْهِ ثُمَّ

١٣: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ١٢١/٣، والطبراني في المعجم الكبير، ٣٥١/٢٤، الرقم: ٨٧١، وفي المعجم الأوسط، ٦٧/١، الرقم: ١٨٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٢٥٧/٩.

قَالَ: اللهُ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ اغْفِرْ لِأُمِّي فَاطِمَةَ بِنْتِ أَسَدٍ وَلَقِّنْهَا حُجَّتَهَا وَوَسِّعْ عَلَيْهَا مَدْخَلَهَا بِحَقِّ نَبِيِّكَ وَالْأَنْبِيَاءِ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِي فَإِنَّكَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ وَكَبَّرَ عَلَيْهَا أَرْبَعًا وَأَدْخَلُوْهَا اللَّحْدَ هُوَ وَالْعَبَّاسُ وَأَبُوْبَكْرٍ الصِّدِّيْقُ ﷜. رَوَاهُ أَبُوْنُعَيْمٍ وَالطَّبَرَانِيُّ وَاللَّفْظُ لَهُ.

’’حضرت انس بن مالک ﷜ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت فاطمہ بنت اسد بن ہاشم جو کہ حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کی والدہ ماجدہ ہیں فوت ہوئیں تو حضور نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف لے گئے اور ان کے سر کے پاس کھڑے ہوگئے اور فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے۔ اے میری ماں! تو میری ماں کے بعد میری دوسری ماں تھی اور تو مجھے سیر کرتی تھی اور مجھے کپڑے پہناتی تھی اور میری خاطر خود پھٹے پرانے کپڑے پہن لیتی تھی اور اپنے آپ کو پاکیزہ چیزوں سے محروم رکھتی تھی اور مجھے کھلاتی تھی اور اس سارے عمل سے تو اللہ کی رضا اور دارِ آخرت کو طلب کرتی تھی۔ پھر آپ ﷺ نے تین دفعہ انہیں غسل دینے کا حکم فرمایا۔ پس جب کافور ملا پانی پہنچا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے انڈیلا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنا کرتہ مبارک اتارا اور اسے پہنا دیا اور اس چادر کے ذریعے جو آپ ﷺ پر تھے اسے کفن پہنایا پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے اسامہ بن زید، ابوایوب انصاری، عمر بن خطاب اور ایک حبشی غلام کو قبر کھودنے کے لیے فرمایا۔ انہوں نے قبر کھودی اور جب لحد تک پہنچے تو اسے خود حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے کھودا۔ اور اس کی مٹی اپنے ہاتھوں سے نکالی اور جب آپ ﷺ لحد کے کھودنے سے فارغ ہوئے تو آپ اس کے اندر داخل ہو کر لیٹ گئے پھر فرمایا: اللہ وہ ہے جو زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے اور وہ زندہ ہے اسے کبھی موت نہیں آنی۔ اے اللہ میری والدہ فاطمہ بنت اسد کو بخش دے اور اسے اس کی حجت کی تلقین فرما اور اس کی قبر اس پر کشادہ فرما اپنے نبی اور مجھ سے قبل انبیاء کے واسطے۔ پس بے شک تو سب سے زیادہ رحم

فرمانے والا ہے۔ پھر اس پر چار تکبیریں پڑھیں اور آپ ﷺ حضرت عباس، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہم نے اسے لحد میں داخل کیا۔‘‘

اس حدیث کو ابونعیم اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور الفاظ امام طبرانی کے ہیں۔

www.MinhajBooks.com

اَلْبَابُ الثَّانِي عَشَرَ:

مَنَاقِبُ أَهْلِ الْبَيْتِ وَقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ عليهم السلام

﴿حضور ﷺ کے اہلِ بیت اور قرابت داروں علیهم السلام کے مناقب﴾

www.MinhajBooks.com

www.MinhajBooks.com

منہاج انٹرنیٹ بیورو کی پیشکش

١. فَصْلٌ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ ﷺ بِأَهْلِ بَيْتِهِ علیهم السلام

﴿حضور ﷺ کی اپنے اہلِ بیت کے بارے میں وصیت کا بیان﴾

١/٤٣١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: أَلاَ إِنَّ عَيْبَتِي الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي، وَإِنَّ كَرَشِي الْأَنْصَارُ. فَاعْفُوْا عَنْ مُسِيْئِهِمْ وَاقْبَلُوْا مِنْ مُحْسِنِهِمْ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ أَبِي شَيْبَةَ، وَقَالَ أَبُوْعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرا جامہ دان جس سے میں آرام پاتا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میری جماعت انصار ہیں۔ ان کے بُروں کو معاف کر دو اور ان کے نیکوکاروں سے (اچھائی کو) قبول کرو۔''

اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٢/٤٣٢. عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي

١: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: في فضل الأنصار وقريش، ٥/٧١٤، الرقم: ٣٩٠٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٩٩، الرقم: ٣٢٣٥٧، و الشيباني في الآحاد و المثاني، ٣/٣٣٢، الرقم: ١٧١٦، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢/٢٥٢۔

٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥/١٨١، الرقم: ٢١٦١٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٢۔

تَارِكٌ فِيكُم خَلِيفَتَينِ: كِتَابَ اللهِ حَبلٌ مَمدُودٌ مَا بَينَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَوْ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي، وَإِنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں تم میں دو نائب چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب جو کہ آسمان و زمین کے درمیان پھیلی ہوئی رسی (کی طرح) ہے اور میری عترت یعنی میرے اہل بیت اور یہ کہ یہ دونوں اس وقت تک ہرگز جدا نہیں ہوں گے جب تک یہ میرے پاس حوض کوثر پرنہیں پہنچ جاتے۔‘‘ اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے۔

٣/٤٣٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ: افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهُمْ ثَمَانِيَةً أَوْسَبْعَةً، ثُمَّ أَوْغَلَ غَدْوَةً أَوْ رَوْحَةً ثُمَّ نَزَلَ ثُمَّ هَجَرَ. ثُمَّ قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي لَكُمْ فَرَطٌ وَ إِنِّي أُوْصِيكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَإِنَّ مَوْعِدَكُمْ الْحَوْضُ …… الحديث. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مکہ فتح کیا پھر طائف کا رخ کیا اور اس کا آٹھ یا سات دن محاصرہ کئے رکھا پھر صبح یا شام کے وقت اس میں داخل ہو گئے پھر پڑاؤ کیا پھر ہجرت فرمائی اور فرمایا: اے لوگو! بے شک میں تمہارے لئے تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا اور بے شک میں تمہیں اپنی عترت کے ساتھ نیکی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض ہو گا …… الحدیث۔‘‘

٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٢/ ١٣١، الرقم: ٢٥٥٩.

اِس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٤/٤٣٤. عَنِ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي تَارِكٌ فِيكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوْا إِنِ اتَّبَعْتُمُوْهُمَا، وَهُمَا: كِتَابُ اللهِ، وَأَهْلُ بَيْتِي عِتْرَتِي. ثُمَّ قَالَ: أَ تَعْلَمُوْنَ أَنِّي أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالُوْا: نَعَمْ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے لوگو! میں تم میں دو چیزیں چھوڑ کر جانے والا ہوں اور اگر تم ان کی اتباع کرو گے تو کبھی گمراہ نہیں ہو گے اور وہ دو چیزیں کتاب اللہ اور میرے اہل بیت ہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو میں مؤمنین کی جانوں سے بڑھ کر ان کو عزیز ہوں آپ ﷺ نے ایسا تین مرتبہ فرمایا۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں یا رسول اللہ! تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

٥/٤٣٥. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: لَمَّانَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿قُلْ لَّا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَى﴾ قَالُوْا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَاهُمَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١١٨، الرقم: ٤٥٧٧۔

٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٧، الرقم: ٢٦٤١، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ﴿قُلْ لَّآ أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى﴾ نازل ہوئی تو صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کی قرابت کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین)۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٦/٤٣٦. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه في رواية طويلة: قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: انْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُوْنِي فِي الثَّقَلَيْنِ. فَنَادَى مُنَادٍ وَ مَا الثَّقَلَانِ يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: كِتَابُ اللهِ طَرَفٌ بِيَدِ اللهِ وَ طَرَفٌ بِأَيْدِيْكُمْ فَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ لَا تَضِلُّوْا، وَالْآخَرُ عِتْرَتِي وَ إِنَّ اللَّطِيْفَ الْخَبِيْرَ نَبَّأَنِي أَنَّهُمَا لَنْ يَّتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ، سَأَلْتُ رَبِّي ذٰلِكَ لَهُمَا، فَلَا تَقَدَّمُوْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تَقْصُرُوا عَنْهُمَا فَتَهْلِكُوْا، وَلَا تُعَلِّمُوْهُمْ فَإِنَّهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ فَقَالَ: مَنْ كُنْتُ أَوْلَى بِهِ مِنْ نَفْسِي فَعَلِيٌّ وَلِيُّهُ اللّٰهُمَّ، وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ ایک طویل روایت میں بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: پس یہ دیکھو کہ تم دو بھاری چیزوں میں مجھے کیسے باقی رکھتے ہو۔ پس ایک نداء دینے والے نے ندا دی یا رسول اللہ! وہ دو بھاری چیزیں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی کتاب جس کا ایک کنارا اللہ کے ہاتھ میں اور دوسرا کنارا تمہارے ہاتھوں میں ہے پس اگر تم اسے مضبوطی سے تھامے رہو تو کبھی بھی گمراہ نہیں ہو گے اور

٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٥/١٦٦، الرقم: ٤٩٧١۔

دوسری چیز میری عترت ہے اور بے شک اس لطیف خبیر رب نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ دونوں چیزیں کبھی بھی جدا نہیں ہوں گی یہاں تک کہ یہ میرے پاس حوض پر حاضر ہوں گی اور ایسا ان کے لئے میں نے اپنے رب سے مانگا ہے۔ پس تم لوگ ان پر پیش قدمی نہ کرو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ہی ان سے پیچھے رہو کہ ہلاک ہو جاؤ اور نہ ان کو سکھاؤ کیونکہ یہ تم سے زیادہ جانتے ہیں پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا: پس میں جس کی جان سے بڑھ کر اسے عزیز ہوں تو یہ علی اس کا مولیٰ ہے اے اللہ! جو علی کو اپنا دوست رکھتا ہے تو اسے اپنا دوست رکھ اور جو علی سے عداوت رکھتا ہے تو اس سے عداوت رکھ۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٧/٤٣٧. عَنْ مُصْعَبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَكَّةَ انْصَرَفَ إِلَى الطَّائِفِ فَحَاصَرَهَا سَبْعَ عَشْرَةَ، أَوْتِسْعَ عَشْرَةَ، ثُمَّ قَامَ خَطِيْبًا فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: أُوْصِيْكُمْ بِعِتْرَتِي خَيْرًا، وَأَنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَتُقِيْمُنَّ الصَّلَاةَ وَلَتُؤْتُنَّ الزَّكَاةَ، أَوْ لَأَبْعَثَنَّ إِلَيْكُمْ رَجُلاً مِّنِّي. أَوْ كَنَفْسِي يَضْرِبُ أَعْنَاقَكُمْ. ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ رضی اللہ عنہ فَقَالَ: بِهَذَا. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

''حضرت مصعب بن عبد الرحمٰن بن عوف اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب حضور ﷺ نے مکہ فتح کیا اس کے بعد آپ ﷺ طائف کی طرف روانہ ہوئے اور آپ ﷺ نے سترہ دن یا انیس دن طائف کا محاصرہ کئے رکھا پھر آپ ﷺ خطاب کے لئے کھڑے ہوئے آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا: میں اپنی عترت

٧: أخرجه البزار في المسند، ٢٥٨/٣، ٢٥٩، الرقم: ١٠٥٠، و الهيثمی في مجمع الزوائد، ١٦٣/٩۔

کے بارے میں تمہیں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں اور بے شک تمہارا ٹھکانہ حوض کوثر ہو گا اور نماز قائم کرو گے اور زکوۃ ادا کرو گے یا میں تمہاری طرف ایک ایسے آدمی کو بھیجوں گا جو مجھ میں سے ہے یا میری طرح کا ہے اور جو تمہاری گردنیں مارے گا پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: اس آدمی سے میری مراد یہ ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام بزار نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٢. فَصْلٌ فِي حَثِّ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى حُبِّهِمْ عليهم السلام

﴿حضور ﷺ کا لوگوں کو اپنے اہلِ بیت سے محبت کی ترغیب دینے کا بیان﴾

٨/٤٣٨. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَحِبُّوا اللهَ لِمَا يَغْذُوكُمْ مِنْ نِعَمِهِ، وَأَحِبُّوْنِي بِحُبِّ اللهِ ﷻ. وَأَحِبُّوا أَهْلَ بَيْتِي لِحُبِّي. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَالْحَاكِمُ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے محبت کرو ان نعمتوں کی وجہ سے جو اس نے تمہیں عطا فرمائیں اور مجھ سے محبت کرو اللہ کی محبت کے سبب اور میرے اہل بیت سے میری محبت کی خاطر محبت کرو۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی اور حاکم نے روایت کیا نیز امام ترمذی نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے۔

٩/٤٣٩. عَنِ الْعَبَاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رضي الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَلْقَى النَّفَرَ مِنْ قُرَيْشٍ، وَهُمْ يَتَحَدَّثُوْنَ فَيَقْطَعُوْنَ حَدِيْثَهُمْ، فَذَكَرْنَا ذَلِكَ

٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: المناقب، باب: مناقب أهل البيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٤، الرقم: ٣٧٨٩، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٦، والبيهقي في شعب الإيمان، ١/٣٦٦، الرقم: ٤٠٨۔

٩: أخرجه ابن ماجة فى السنن، المقدمة، باب: فضل العباس بن عبد المطلب رضي الله عنه، ١/٥٠، الرقم: ١٤٠، والحاكم فى المستدرك، ٤/٨٥، الرقم: ٦٩٦٠، —

لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ: مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَتَحَدَّثُوْنَ فَإِذَا رَأَوُا الرَّجُلَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي قَطَعُوْا حَدِيْثَهُمْ وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّهُمْ لِلّٰهِ وَلِقَرَابَتِهِمْ مِنِّي. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالْحَاكِمُ.

''حضرت عباس ﷺ بیان فرماتے ہیں کہ ہم جب قریش کی جماعت سے ملتے اور وہ باہم گفتگو کر رہے ہوتے تو گفتگو روک دیتے ہم نے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں اس امر کی شکایت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا: لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جب میرے اہل بیت سے کسی کو دیکھتے ہیں تو گفتگو روک دیتے ہیں؟ اللہ رب العزت کی قسم! کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوگا جب تک ان سے اللہ تعالیٰ کے لیے اور میرے قرابت کی وجہ سے محبت نہ کرے۔'' اسے امام ابن ماجہ اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

۴۴۰/ ۱۰. عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللهِ، إِنَّ قُرَيْشًا إِذَا لَقِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا لَقُوهُمْ بِبَشْرٍ حَسَنٍ، وَإِذَا لَقُوْنَا لَقُوْنَا بِوُجُوهٍ لَا نَعْرِفُهَا. قَالَ: فَغَضِبَ النَّبِيُّ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا، وَقَالَ:

.... والمقدسي في الأحاديث المختارة، ۳۸۲/۸، الرقم: ۴۷۲، والديلمي في مسند الفردوس، ۱۱۳/۴، الرقم: ۶۳۵۰، والسيوطي في شرح سنن ابن ماجة، ۱۳/۱، الرقم: ۱۴۰۔

۱۰: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ۲۰۷/۱، الرقم: ۱۷۷۲، ۱۷۷۷، ۱۷۶۵۶، ۱۷۶۵۷، ۱۷۶۵۸، والحاكم في المستدرك، ۳۷۶/۳، الرقم: ۵۴۳۳، ۲۹۶۰، والنسائي في السنن الكبرى، ۵۱/۵ الرقم: ۸۱۷۶، والبزار في المسند، ۱۳۱/۶، الرقم: ۲۱۷۵، والبيهقي في شعب الإيمان، ۱۸۸/۲، الرقم: ۱۵۰۱، والديلمي في مسند الفردوس، ۳۶۱/۴، الرقم: ۷۰۳۷۔

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الإِيْمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ ِللهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَ لِقَرَابَتِي. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ.

وفي رواية: قَالَ: وَاللهِ، لَا يَدْخُلُ قَلْبَ امْرِئٍ إِيْمَانٌ حَتَّى يُحِبَّكُمْ ِللهِ وَلِقَرَابَتِي.

’’حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے بارگاہِ رسالت ﷺ میں عرض کیا: یا رسول اللہ! قریش جب آپس میں ملتے ہیں تو حسین مسکراتے چہروں سے ملتے ہیں اور جب ہم سے ملتے ہیں تو ایسے چہروں سے ملتے ہیں جنہیں ہم نہیں جانتے (یعنی جذبات سے عاری چہروں کے ساتھ) حضرت عباس فرماتے ہیں: حضور نبی اکرم ﷺ یہ سن کر شدید جلال میں آ گئے اور فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی بھی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہیں ہوسکتا جب تک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اور میری قرابت کی خاطر تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

اسے امام احمد، نسائی، حاکم اور بزار نے روایت کیا ہے۔

’’ایک روایت میں ہے کہ فرمایا: خدا کی قسم کسی شخص کے دل میں اس وقت تک ایمان داخل نہ ہوگا جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ اور میری قرابت کی وجہ سے تم سے محبت نہ کرے۔‘‘

٤٤١/١١. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ عَلَى هَذَا الْمِنْبَرِ: مَا بَالُ رِجَالٍ يَقُوْلُوْنَ: إِنَّ رَحِمَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

١١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١٨/٣، الرقم: ١١١٥٤، و الحاكم في المستدرك، ٨٤/٤، الرقم: ٦٩٥٨، و أبو يعلى في المسند، ٤٣٣/٢، الرقم: ١٢٣٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣٦٤/١٠۔

لاَ تَنْفَعُ قَوْمَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَلَى وَاللهِ، إِنَّ رَحِمِي مَوْصُوْلَةٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ. وَأَنِّي أَيُّهَا النَّاسُ، فَرَطٌ لَكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَإِذَا جِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَنَا فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ وَقَالَ: يَتَحَقَّقُ أَنَا فُلَانٌ بْنُ فُلَانٍ وَ قَالَ لَهُمْ: أَمَّا النَّسَبُ فَقَدْ عَرَّفْتُهُ وَ لَكِنَّكُمْ أَحْدَثْتُمْ بَعْدِي وَ أَرْتَدَدْتُمُ الْقَهْقَرِيَّ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کو منبر پر فرماتے ہوئے سنا ان لوگوں کا کیا ہوگا جو یہ کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ سے نسبی تعلق قیامت کے روز ان کی قوم کو کوئی فائدہ نہیں دے گا کیوں نہیں! اللہ کی قسم بے شک میرا نسبی تعلق دنیا و آخرت میں آپس میں باہم ملا ہوا ہے اور اے لوگو! بے شک (قیامت کے روز) میں تم سے پہلے حوض پر موجود ہوں گا پس جب تم آ گئے تو ایک آدمی کہے گا یا رسول اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس کا فلاں بن فلاں کہنا پایۂ ثبوت کو پہنچے گا اور رہا نسب تو تحقیق اس کی پہچان میں نے تمہیں کرا دی ہے لیکن تم میرے بعد تم احداث کرو گے اور الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔‘‘

اس حدیث کو امام احمد اور امام حاکم نے روایت کیا ہے۔

١٢/٤٤٢. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: خَيْرُكُمْ، خَيْرُكُمْ لِأَهْلِي مِنْ بَعْدِي. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ أَبُوْ يَعْلَى.

١٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/٣٥٢، الرقم: ٥٣٥٩، وأبو يعلى في المسند، ١٠/٣٣٠، الرقم: ٥٩٢٤، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٦١٦، الرقم: ١٤١٤، و الديلمي في مسند الفردوس، ٢/١٧٠، الرقم: ٢٨٥١، والخطيب في تاريخ بغداد، ٧/٢٧٦، الرقم: ٣٧٦٥، و المناوي في فيض ←

’’حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے بہترین وہ ہے جو میرے بعد میری اہل کے لئے بہترین ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور ابو یعلی نے بیان کیا ہے۔

٤٤٣/١٣. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ وَأَهْلِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَهْلِهِ وَعِتْرَتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ عِتْرَتِهِ. وَذَاتِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ ذَاتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: کوئی بندہ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کی جان سے بھی محبوب تر نہ ہو جاؤں اور میرے اہلِ بیت اسے اس کے اہل خانہ سے محبوب تر نہ ہو جائیں اور میری اولاد اسے اپنی اولاد سے بڑھ کر محبوب نہ ہو جائے اور میری ذات اسے اپنی ذات سے محبوب تر نہ ہو جائے۔‘‘

اسے امام طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٤٤/١٤. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: الْزِمُوْا

.... القدير، ٣/٤٩٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٤.

١٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٧/٧٥، الرقم: ٦٤١٦، و في المعجم الأوسط، ٦/٥٩، الرقم: ٥٧٩٠، والبيهقي في شعب الإيمان، ٢/١٨٩، الرقم: ١٥٠٥، والديلمي في مسند الفردوس، ٥/١٥٤، الرقم: ٧٧٩٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١/٨٨.

١٤: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٦٠، الرقم: ٢٢٣٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢.

مَوَدَّتَنا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَإِنَّهُ مَنْ لَقِيَ اللهَ عزوجل وَ هُوَ يَوَدُّنَا دَخلَ الْجَنَّةَ بِشَفَاعَتِنَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لَا يَنْفَعُ عَبْدًا عَمَلُهُ إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہم اہل بیت کی محبت کو لازم پکڑو پس بے شک وہ شخص جو اس حال میں اللہ سے ملا کہ وہ ہمیں محبت کرتا تھا تو وہ ہماری شفاعت کے صدقے جنت میں داخل ہوگا اور اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کسی شخص کو اس کا عمل فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے سبب۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٤٤٥/ ١٥. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: كَانَ لِآلِ رَسُوْلِ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم خَادِمٌ تَخْدُمُهُمْ يُقَالَ لَها: بَرِيْرَةُ، فَلَقِيَهَا رَجُلٌ فَقَالَ: يَابَرِيْرَةُ، غَطِّي شُعَيْفَاتِکِ، فَإِنَّ مُحَمَّدًا لَنْ يُغْنِيَ عَنْکِ مِنَ اللهِ شَيْئًا قَالَ: فَأَخْبَرَتِ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم: فَخَرَجَ يَجُرُّ رِدَاءَهُ مُحْمَرَّةً وَجْنَتَاهُ، وَكُنَّا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ نَعْرِفُ غَضَبَهُ بِجَرِّ رِدَائِهِ وَ حُمْرَةِ وَجْنَتَيْهِ. فَأَخَذْنَا السِّلَاحَ، ثُمَّ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللهِ، مُرْنَا بِمَا شِئْتَ، فَوَالَّذِي بَعَثَکَ بِالْحَقِّ، لَوْ أَمَرْتَنَا بِأُمَّهَاتِنَا وَآبَائِنَا وَأَوْلَادِنَا، لَأَمْضَيْنَا قَوْلَکَ فِيْهِمْ، فَصَعِدَ صلى الله عليه وآله وسلم الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللهَ عزوجل وَأَثْنَى عَلَيْهِ. وَ قَالَ: مَنْ أَنَا؟، فَقُلْنَا: أَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ. قَالَ: نَعَمْ، وَلَكِنْ مَنْ أَنَا؟ فَقُلْنَا: مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ

١٥: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/ ٢٠٣، الرقم: ٥٠٨٢، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ١٠/ ٣٧٦۔

بْنِ هَاشِمٍ بْنِ عَبْدِ مُنَافٍ. قَالَ: أَنَا سَيِّدُ وَلَدِ آدَمَ وَلاَ فَخرَ، وَأَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَلاَ فَخرَ، وَأَوَّلُ مَنْ يُنْفَضُ التُّرَابُ عَنْ رَأْسِهِ وَلاَ فَخرَ، وَأَوَّلُ دَاخِلِ الْجَنَّةِ وَلاَ فَخرَ، مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَزْعَمُوْنَ أَنَّ رَحِمِي لاَ تَنْفَعُ . لَيْسَ كَمَا زَعَمُوْا، إِنِّي لَأَشْفَعُ وَأُشَفَّعُ، حَتَّى أَنَّ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ لَيَشْفَعُ فَيُشَفَّعُ، حَتَّى إِنَّ إِبْلِيسَ لَيَتَطَاوَلُ طَمَعًا فِي الشَّفَاعَةِ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آل رسول ﷺ کی ایک خادمہ تھی جو ان کی خدمت بجا لاتی اسے ’’بریرہ‘‘ کہا جاتا تھا پس اسے ایک آدمی ملا اور کہا: اے بریرہ اپنی چوٹی کو ڈھانپ کر رکھا کرو بے شک محمد ﷺ تمہیں اللہ کی طرف سے کچھ فائدہ نہیں پہنچا سکتے۔ راوی بیان کرتے ہیں پس اس نے حضور نبی اکرم ﷺ کو اس واقع کی خبر دی پس آپ ﷺ اپنی چادر کو گھسیٹتے ہوئے باہر تشریف لائے درآنحالیکہ حضور نبی اکرم ﷺ کی دونوں رخسار مبارک سرخ تھے اور ہم (انصار کا گروہ) حضور ﷺ کے غصے کو آپ ﷺ کے چادر کے گھسیٹنے اور رخساروں کے سرخ ہونے سے پہچان لیتے تھے پس ہم نے اسلحہ اٹھایا اور حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آ گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ جو چاہتے ہیں ہمیں حکم دیں پس اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے! اگر آپ ہمیں ہماری ماؤں، آباء اور اولاد کے بارے میں بھی کوئی حکم فرمائیں گے تو ہم ان میں بھی آپ ﷺ کے قول کو نافذ کر دیں گے پس آپ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی اور فرمایا: میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں لیکن میں کون ہوں؟ ہم نے عرض کیا: آپ محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: میں حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کا سردار ہوں لیکن کوئی فخر نہیں، میں وہ پہلا شخص ہوں جس سے قبر پھٹے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں وہ پہلا شخص ہوں جس کے سر سے مٹی جھاڑی جائے گی لیکن کوئی فخر نہیں اور میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والا ہوں لیکن کوئی فخر نہیں ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے جو یہ گمان کرتے ہیں کہ میرا رحم (نسب وتعلق) فائدہ نہیں دے گا ایسا نہیں ہے جیسا وہ گمان کرتے ہیں۔ بے شک میں شفاعت کروں گا اور میری شفاعت قبول بھی ہو گی یہاں تک کہ جس کی میں شفاعت کروں گا وہ یقیناً دوسروں کی شفاعت کرے گا اور اس کی بھی شفاعت قبول ہو گی یہاں تک کہ ابلیس بھی اپنی گردن کو بلند کرے گا شفاعت میں طمع کی خاطر (یا کسی طور اس کی شفاعت بھی کوئی کر دے)۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

١٦/٤٤٦. عَنْ أَبِي رَافِعٍ رضی الله عنه: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضی الله عنه: أَنْتَ وَشِيْعَتُکَ تَرِدُوْنَ عَلَيَّ الْحَوْضَ رُوَاءَ مُرَوَّيِيْنَ، مُبْيَضَّةً وُجُوْهُکُمْ. وَإِنَّ عَدُوَّکَ يَرِدُوْنَ عَلَيَّ ظُمَاءً مُقْبَّحِيْنَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے علی! تو اور تیرے (چاہنے والے) مددگار (قیامت کے روز) میرے پاس حوض کوثر پر چہرے کی شادابی اور سیراب ہو کر آئیں گے اور ان کے چہرے (نور کی وجہ سے) سفید ہوں گے اور بے شک تیرے دشمن (قیامت کے روز) میرے پاس حوض کوثر پر بدنما چہروں کے ساتھ اور سخت پیاس کی حالت میں آئیں گے۔''

www.MinhajBooks.com

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

١٦: أخرجه الطبراني في المعجم الکبير، ٣١٩/١، الرقم: ٩٤٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٣١/٩۔

٤٤٧/ ١٧. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّمَا سَمَّيْتُ بِنْتِي فَاطِمَةَ لِأَنَّ اللهَ ﷻ فَطَمَهَا وَ فَطَمَ مُحِبِّيْهَا عَنِ النَّارِ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک میں نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اور اس کے چاہنے والوں کو آگ سے چھڑا (اور بچا) لیا ہے۔''

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٤٨/ ١٨. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی الله عنه، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ يَوْماً، خَيْرٌ مِنْ عِبَادَةِ سَنَةٍ وَ مَنْ مَاتَ عَلَيْهِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اہل بیت مصطفیٰ ﷺ کی ایک دن کی محبت پورے سال کی عبادت سے بہتر ہے اور جو اسی محبت پر فوت ہوا تو وہ جنت میں داخل ہوگیا۔''

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٤٩/ ١٩. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضی الله عنه مَرْفُوْعاً. خَمْسٌ مَنْ أُوْتِيَهُنَّ لَمْ يُقْدَرْ عَلَى تَرْكِ عَمَلِ الْآخِرَةِ زَوْجَةٌ صَالِحَةٌ وَ بَنُوْنَ أَبْرَارٌ وَ حَسَنُ

١٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/ ٣٤٦، الرقم: ١٣٨٥، و الخطيب في تاريخ بغداد، ١٢/ ٣٣١، و المناوي في فيض القدير، ٣/ ٤٣٢۔

١٨: أخرجه الديلمي فى مسند الفردوس، ٢/ ١٤٢، الرقم: ٢٧٢١۔

١٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/ ١٩٦، الرقم: ٢٩٧٤۔

مُخَالَطَةِ النَّاسِ وَ مَعِيْشَةٌ فِي بَلَدِهِ وَ حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت زید بن ارقم سے مرفوعاً روایت ہے کہ پانچ چیزیں ایسی ہیں کہ اگر کسی کو نصیب ہو جائیں تو وہ آخرت کے عمل کا تارک نہیں ہو سکتا (اور وہ پانچ چیزیں یہ ہیں): نیک بیوی، نیک اولاد، لوگوں کے ساتھ حسن معاشرت اور اپنے ملک میں روزگار اور آل محمد ﷺ کی محبت۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٥٠/٢٠. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما رَفَعَهُ: أَنَا شَجَرَةٌ، وَ فَاطِمَةُ حَمْلُهَا، وَ عَلِيٌّ لِقَاحُهَا وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ ثَمَرُهَا، وَ الْمُحِبُّوْنَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَرَقُهَا، هُمْ فِي الْجَنَّةِ حَقًّا حَقًّا. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں درخت ہوں اور فاطمہ اس کے پھل کی ابتدائی حالت ہے اور علی اس کے پھول کو منتقل کرنے والا ہے اور حسن اور حسین اس درخت کا پھل ہیں اور اہل بیت سے محبت کرنے والے اس درخت کے اوراق ہیں وہ یقیناً یقیناً جنت میں (داخل ہونے والے) ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٥١/٢١. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه رَفَعَهُ: أَرْبَعَةٌ أَنَا لَهُمْ شَفِيْعٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: الْمُكْرِمُ ذُرِّيَّتِي، وَالْقَاضِي لَهُمْ حَوَائِجَهُمْ، وَ السَّاعِي لَهُمْ فِي أُمُوْرِهِمْ عِنْدَ مَا اضْطَرُّوْا إِلَيْهِ، وَ الْمُحِبُّ لَهُمْ بِقَلْبِهِ وَ لِسَانِهِ.

رَوَاهُ الْمُتَّقِيُّ الْهِنْدِيُّ.

٢٠: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٥٢، الرقم: ١٣٥۔

٢١: أخرجه الهندى في كنز العمال، ١٢/١٠٠، الرقم: ٣٤١٨٠۔

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: چار شخص ایسے ہیں قیامت کے روز جن کے لئے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا (اور وہ یہ ہیں:) میری اولاد کی عزت و تکریم کرنے والا، اور ان کی حاجات کو پورا کرنے والا، اور ان کے معاملات کے لئے تگ و دو کرنے والا جب وہ مجبور ہو کر اس کے پاس آئیں اور دل و جان سے ان کی محبت کرنے والا۔‘‘

اس حدیث کو امام متقی ہندی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٣. فَصْلٌ فِي مَشْرُوعِيَّةِ الصَّلَاةِ عَلَيْهِمْ تَبْعًا لِلنَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم

﴿حضور صلى الله عليه وآله وسلم کی اِتباع میں آپ صلى الله عليه وآله وسلم کے اہلِ بیت پر درود بھیجنے کا بیان﴾

٢٢/٤٥٢. عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رضي الله عنه: أَنَّهُمْ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْکَ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: قُوْلُوْا: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ. وَبَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم آپ پر کیسے درود بھیجیں؟ تو آپ صلى الله عليه وآله وسلم نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ تو درود بھیج۔ محمد صلى الله عليه وآله وسلم اور آپ صلى الله عليه وآله وسلم کی ازواج مطہرات اور آپ صلى الله عليه وآله وسلم کی ذریت طاہرہ پر

٢٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب: الأنبياء، باب: يزفان النسلان في المشي، ١٢٣٢/٣، الرقم: ٣١٨٩، ومسلم في الصحيح، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي صلى الله عليه وآله وسلم بعد التشهد، ٣٠٦/١، الرقم:٤٠٧، و مالك في الموطأ، ١٦٥/١، الرقم: ٣٩٥، و النسائی في السنن الكبرى، ٣٨٤/١، الرقم: ١٢١٧، و أبو عوانة في المسند، ٥٤٦/١، الرقم: ٤٠٣٩، و البيهقي في السنن الكبرى، ١٥٠/٢، الرقم: ٢٦٨٥۔

جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر اور برکت عطا فرما محمد ﷺ کو اور آپ ﷺ کی ازواج مطہرات کو اور آپ ﷺ کی ذریت طاہرہ کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بے شک تو حمید مجید ہے۔‘‘ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔

٢٣/٤٥٣. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْأَوْفَى إِذَا صَلَّى عَلَيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَلْيَقُلْ: اَللّٰهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ وَأَزْوَاجِهِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ. كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جسے یہ خوشی حاصل کرنا ہو کہ اس کے نامہ اعمال کا پورا پورا بدلہ دیا جائے جب وہ ہم اہل بیت پر درود بھیجے تو اسے چاہئے کہ یوں کہے: اے اللہ! تو درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی ازواجِ مطہرات امہات المومنین پر اور آپ ﷺ کی ذریت اور اہل بیت پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بے شک تو بہت زیادہ تعریف کیا ہوا اور بزرگی والا رب ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔

٢٤/٤٥٤. عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

٢٣: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب: الصلاة، باب: الصلاة على النبي ﷺ بعد التشهد، ١/٢٥٨، الرقم: ٩٨٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٢/١٥١، الرقم: ٢٦٨٦، و في شعب الإيمان، ٢/١٨٩، الرقم: ١٥٠٤، والمزي في تهذيب الكمال، ٥/٣٤٨۔

٢٤: أخرجه الدارقطنى فى السنن، ١/٣٥٥، الرقم: ٦۔٧، والبيهقى فى السنن الكبرى، ٢/٥٣٠، الرقم: ٣٩٦٩، و ابن الجوزى فى التحقيق في أحاديث الخلاف، ١/٤٠٢، الرقم: ٥٤٤، والشوكانى فى نيل الأوطار، ٢/٣٢٢۔

اللهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى صَلَاةً لَمْ يُصَلِّ فِيهَا عَلَيَّ وَعَلَى أَهْلِ بَيْتِي، لَمْ تُقْبَلُ مِنْهُ. وَ قَالَ أَبُوْمَسْعُوْدٍ رضي الله عنه: لَوْ صَلَّيْتُ صَلَاةً لَا أُصَلِّي فِيهَا عَلَى مُحَمَّدٍ، مَارَأَيْتُ أَنَّ صَلَاتِي تَتِمُّ. رَوَاهُ الدَّارُقُطْنِيُّ وَالْبَيْهَقِيُّ.

’’حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے نماز پڑھی اور مجھ پر اور میرے اہل بیت پر درود نہ پڑھا اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اگر میں نماز پڑھوں اور اس میں حضور نبی اکرم ﷺ پر درود پاک نہ پڑھوں تو میں نہیں سمجھتا کہ میری نماز کامل ہوگی۔‘‘

اسے امام دار قطنی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٤٥٥/٢٥. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى قَالَ: لَقِيَنِي كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ رضي الله عنه فَقَالَ: أَلَا أُهْدِي لَکَ هَدِيَّةً سَمِعْتُهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قُلْتُ: بَلَى، قَالَ: فَأَهْدِهَا إِلَيَّ قَالَ: سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللهِ، كَيْفَ الصَّلَاةُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ؟ قَالَ ﷺ: قُوْلُوْا: اللَّهُمَّ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. وَ اللَّهُمَّ، بَارِکْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيْمَ وَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّکَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

٢٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٠، الرقم: ٤٧١٠، وأشارالحاكم إلى أن البخارى خرَّجه بلفظه، ولكنْ علّةُ ذكرهِ كما ذكره هنا، لإفادة أن آل البيت والآل جميعاً هم۔ ولابن المفضل جزءٌ في طريق حديث ابن أبي ليلى عن كعب بن عجرة، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٢٩، الرقم: ٢٣٦٨۔

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور کہا کیا میں تمہیں وہ (حدیث) ہدیہ نہ کروں جو میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے کہا کیوں نہیں۔ راوی بیان کرتے ہیں میں نے کہا کہ وہ مجھے ہدیہ کرو تو انہوں نے کہا: ہم نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا۔ سو ہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجا جائے؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: (یوں) کہو: اے اللہ تو (بصورت رحمت) درود بھیج۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی آل پر بے شک تو حمید مجید ہے اور اے اللہ تو برکت عطا کر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل کو جیسا کہ تو نے برکت عطا کی ابراہیم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی آل کو بے شک تو حمید مجید ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٢٦/٤٥٦. عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ قَالَ: خَرَجْتُ أَنَا أُرِيْدُ عَلِيًّا فَقِيْلَ لِي هُوَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم فَأَمَمْتُ إِلَيْهِمْ فَأَجِدُهُمْ فِي حَظِيْرَةٍ مِّنْ قَصَبِ رَسُوْلِ اللهِ صلی الله عليه وآله وسلم وَ عَلِيٌّ وَ فَاطِمَةُ وَحَسَنٌ وَحُسَيْنٌ رضی الله عنهم قَدْ جَمَعَهُمْ تَحْتَ ثَوْبٍ فَقَالَ: اللّٰهُمَّ، إِنَّکَ جَعَلْتَ صَلَوَاتِکَ وَرِضْوَانَکَ عَلَيَّ وَ عَلَيْهِمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تلاش میں باہر نکلا تو مجھے کسی نے کہا کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ہیں پس میں نے

٢٦: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٢/٩٥، الرقم: ٢٣٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٧۔

(وہاں) ان (کے پاس جانے) کا ارادہ کیا (اور جب میں وہاں پہنچا) تو میں نے انہیں حضور نبی اکرم ﷺ کی چادر کے اندر پایا اور حضرت علی، حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین ﷺ ان سب کو حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک کپڑے کے نیچے جمع کر رکھا تھا پس آپ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ! بے شک تو نے اپنے درود اور اپنی رضوان کو مجھ پر اور ان پر خاص کر دیا ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

٤. فَصْلٌ فِي بِشَارَةِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُمْ بِالْجَنَّةِ وَجَزَائِهِ ﷺ لِمَنْ أَحْسَنَ إِلَيْهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اپنے اہلِ بیت کو جنت کی بشارت دینے اور ان سے نیکی کرنے والوں کو جزاء دینے کا بیان﴾

٤٥٧/٢٧. عَنْ أَبِي رَافِعٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لِعَلِيٍّ رضي الله عنه: إِنَّ أَوَّلَ أَرْبَعَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، أَنَا وَأَنْتَ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، وَ ذَرَارِيْنَا خَلْفَ ظُهُوْرِنَا، وَ أَزْوَاجُنَا خَلْفَ ذَرَارِيْنَا، وَ شِيْعَتُنَا عَنْ أَيْمَانِنَا وَ عَنْ شَمَائِلِنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابورافع بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: بے شک پہلے چار اشخاص جو جنت میں داخل ہوں گے وہ میں، تم، حسن اور حسین ہوں گے اور ہماری اولاد ہمارے پیچھے ہوگی (یعنی ہمارے بعد وہ داخل ہو گی) اور ہماری بیویاں ہماری اولاد کے پیچھے ہوں گی (یعنی ان کے بعد جنت میں داخل ہوں گی) اور ہمارے چاہنے والے (ہمارے مدد گار) ہماری دائیں جانب اور بائیں جانب ہوں گے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٥٨/٢٨. عَنْ أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ: سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ

٢٧: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١/٣١٩، الرقم: ٩٥٠، ٣/٤١، الرقم: ٢٦٢٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٣١۔

٢٨: أخرجه الطبرانی فی المعجم الأوسط، ٢/١٢٠، الرقم: ١٤٤٦، ـــ

يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ صَنَعَ إِلَى أَحَدٍ مِنْ وَلَدِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ يَدًا فَلَمْ يُكَافِئْهُ بِهَا فِي الدُّنْيَا فَعَلَيَّ مُكَافَأَتُهُ غَدًا إِذَا لَقِيَنِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابان بن عثمان رضی الله عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عثمان بن عفان رضی الله عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس شخص نے اولاد عبد المطلب میں سے کسی کے ساتھ کوئی بھلائی کی اور وہ اس کا بدلہ اس دنیا میں نہ چکا سکا تو اس کا بدلہ چکانا کل (قیامت کے روز) میرے ذمہ ہے جب وہ مجھ سے ملاقات کرے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔

٢٩/٤٥٩. عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ: أَنَّهُ ﷺ قَالَ: يَا عَلِيُّ، إِنَّ اللهَ قَدْ غَفَرَ لَکَ وَلِذُرِّيَّتِکَ وَ لِوَلَدِکَ وَ لِأَهْلِکَ، وَلِشِيْعَتِکَ وَ لِمُحِبِّي شِيْعَتِکَ. فَابْشِرْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی بن حسین رضی الله عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے علی! بے شک اللہ تعالیٰ نے تجھے اور تیری اولاد کو اور تیرے گھر والوں کو اور تیرے مددگاروں کو اور تیرے مددگاروں کے چاہنے والے کو بخش دیا ہے پس تجھے یہ خوشخبری مبارک ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

.... والمقدسي في الأحاديث المختارة، ١/٤٣٩، الرقم: ٣١٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٣۔

٢٩: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٥/٣٢٩، الرقم: ٨٣٣٧۔

٥. فَصْلٌ فِي أَنَّهُمْ أَمَانٌ وَنَجَاةٌ لِأُمَّتِهِ ﷺ

﴿اہلِ بیتِ اطہار علیہم السلام کا آپ ﷺ کی امت کے لئے باعثِ امان اور نجات ہونے کا بیان﴾

٤٦٠/٣٠. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوا: كِتَابَ اللهِ، وَعِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے سنا حضور نبی اکرم ﷺ فرما رہے تھے: اے لوگو! میں تمہارے درمیان ایسی چیزیں چھوڑ رہا ہوں کہ اگر تم انہیں پکڑے رکھو گے تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ (ان میں سے ایک) اللہ تعالیٰ کی کتاب اور (دوسری چیز) میرے گھر والے ہیں۔‘‘ اسے امام ترمذی نے روایت کیا اور حسن قرار دیا ہے۔

٤٦١/٣١. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ

٣٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: فی مناقب أهل بیت النبی ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم: ٣٧٨٦، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، و فی المعجم الکبیر، ٣/٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، وابن کثیر فی تفسیر القرآن العظیم، ٤/١١٤۔

٣١: أخرجه الترمذي في السنن، کتاب: المناقب، باب: مناقب أهل بيت النبي ﷺ، ٥/٦٦٢، الرقم؛ ٣٧٨٦، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٥/٨٩، الرقم: ٤٧٥٧، و في المعجم الكبير، ٣/٦٦، الرقم: ٢٦٨٠، والحكيم الترمذي في نوادر الأصول، ١/٢٥٨، و القزويني في التدوين في أخبار قزوين، ٢/٢٦٦۔

اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم فِي حَجَّتِهِ يَوْمَ عَرَفَةَ وَ هُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْقُصْوَاءِ يَخْطُبُ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي قَدْ تَرَكْتُ فِيْكُمْ مَا إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ لَنْ تَضِلُّوْا، كِتَابَ اللهِ وَ عِتْرَتِي أَهْلَ بَيْتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دورانِ حج عرفہ کے دن دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونٹنی قصواء پر سوار خطاب فرما رہے ہیں۔ پس میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! میں نے تم میں وہ چیز چھوڑی ہے کہ اگر تم اسے مضبوطی سے تھام لو تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے اور وہ چیز کتاب اللہ اور میری عترت اہل بیت ہیں۔‘‘ اس حدیث کو امام ترمذی اور طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٣٢/٤٦٢. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اَلنُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنَ الْغَرْقِ وَ أَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأُمَّتِي مِنَ الإِخْتِلَافِ، فَإِذَا خَالَفَتْهَا قَبِيْلَةٌ مِنَ الْعَرَبِ اخْتَلَفُوْا فَصَارُوْا حِزْبَ إِبْلِيْسَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل زمین کو غرق ہونے سے بچانے والے ہیں اور میرے اہل بیت میری امت کو اختلاف سے بچانے والے ہیں اور جب کوئی قبیلہ ان کی مخالفت کرتا ہے تو اس میں اختلاف پڑ جاتا ہے یہاں تک کہ وہ شیطان کی جماعت میں سے ہو جاتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٣٢: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٥۔

٤٦٣/٣٣. عَنْ أَنَسٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَعَدَنِي رَبِّي فِي أَهْلِ بَيْتِي مَنْ أَقَرَّ مِنْهُمْ بِالتَّوْحِيْدِ وَلِّي بِالْبَلاَغِ، أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الإِسْنَادِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھ سے میرے اہل بیت کے بارے وعدہ کیا ہے کہ ان میں سے جو بھی میری توحید کا اقرار کرے گا اسے یہ بات پہنچا دی جائے کہ اللہ تعالیٰ اسے عذاب نہیں دے گا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔

٤٦٤/٣٤. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِينَةِ نُوحٍ، مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنهَا غَرِقَ.

وفي رواية: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رضي الله عنهما قَالَ: مَنْ رَكِبَهَا سَلِمَ، وَمَنْ تَرَكَهَا غَرِقَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ وَالْبَزَّارُ وَالْحَاكِمُ.

٣٣: أخرجه الحاكم في المستدرك، ١٦٣/٣، الرقم: ٤٧١٨، و الديلمي في مسند الفردوس، ٣٨٢/٤، الرقم: ٧١١٢۔

٣٤: أخرجه الطبرانى فى المعجم الكبير، ٣٤/١٢، الرقم: ٢٣٨٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٨، ٢٦٣٦، و فى المعجم الأوسط، ١٠/٤، الرقم: ٣٤٧٨، ٣٥٥/٥، الرقم: ٥٥٣٦، ٨٥/٦، الرقم: ٥٨٧٠، فى المعجم الصغير، ٢٤٠/١، الرقم: ٣٩١، ٨٤/٢، الرقم: ٨٢٥، والحاكم فى المستدرك، ١٦٣/٣، الرقم: ٤٧٢٠، والبزار فى المسند، ٣٤٣/٩، الرقم: ٣٩٠٠، والديلمى فى مسند الفردوس، ٢٣٨/١، الرقم: ٩١٦، والهيثمى فى مجمع الزوائد، ١٦٨/٩۔

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہلِ بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا وہ نجات پا گیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہو گیا۔

اور ایک روایت میں حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ فرمایا: جو اس میں سوار ہوا وہ سلامتی پا گیا اور جس نے اسے چھوڑ دیا وہ غرق ہو گیا۔‘‘

اسے امام طبرانی، بزار اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٦٥/٣٥. عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: مَثَلُ أَهْلِ بَيْتِي مَثَلُ سَفِيْنَةِ نُوْحٍ: مَنْ رَكِبَ فِيْهَا نَجَا، وَمَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا غَرِقَ، وَ مَنْ قَاتَلَنَا فِي آخِرِ الزَّمَانِ فَكَأَنَّمَا قَاتَلَ مَعَ الدَّجَّالِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میرے اہل بیت کی مثال حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کی سی ہے جو اس میں سوار ہوگیا نجات پاگیا اور جو اس سے پیچھے رہ گیا وہ غرق ہوگیا اور آخری زمانہ میں جو ہمیں (اہل بیت کو) قتل کرے گا گویا وہ دجال کے ساتھ مل کر قتال کرنے والا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام طبرانی نے بیان کیا ہے۔

٤٦٦/٣٦. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ حُرُمَاتٍ ثَلَاثًا مَنْ حَفِظَهُنَّ حَفِظَ اللهُ لَهُ أَمْرَ دِيْنِهِ وَ دُنْيَاهُ، وَ مَنْ

٣٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٣/٤٥، الرقم: ٢٦٣٧، و القضاعي في مسند الشهاب، ٢/٢٧٣، الحديث ١٣٤٣، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٦٨۔

٣٦: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١/٧٢، الرقم: ٢٠٣، وفي المعجم ــــ

ضَيَّعَهُنَّ لَمْ يَحْفَظِ اللهُ لَهُ شَيْئًا فَقِيْلَ: وَ مَا هُنَّ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: حُرْمَةُ الْإِسْلَامِ، وَحُرْمَتِي، وَ حُرْمَةُ رَحِمِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ کی تین حرمات ہیں جو ان کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے دین و دنیا کے معاملات کی حفاظت فرماتا ہے اور جو ان تین کو ضائع کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی کسی چیز کی حفاظت نہیں فرماتا سو عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! وہ کون سی تین حرمات ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی حرمت، میری حرمت اور میرے نسب کی حرمت۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٦٧/٣٧. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اَلنُّجُوْمُ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ. فَإِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ ذَهَبَ أَهْلُ السَّمَاءِ. وَأَهْلُ بَيْتِي أَمَانٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ. فَإِذَا ذَهَبَ أَهْلُ بَيْتِي ذَهَبَ أَهْلُ الْأَرْضِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ستارے اہل آسمان کے لئے امان ہیں پس جب ستارے چلے گئے تو اہل آسمان بھی چلے گئے اور میرے اہل بیت زمین والوں کے لئے امان ہیں پس جب میرے اہل بیت چلے گئے تو اہل زمین بھی چلے گئے۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com

.... الكبير، ١٢٦/٣، الرقم: ٢٨٨١، و ١/٨٨، و الذهبي في ميزان الإعتدال، ٢٩٤/٥۔

٣٧: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٤/٣١١، الرقم: ٦٩١٣۔

٦. فَصْلٌ فِي تَحْذِيرِ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ بُغْضِهِمْ وَعَدَاوَتِهِمْ

﴿حضور ﷺ کا اپنے اہلِ بیت سے بغض و عداوت رکھنے سے ڈرانے کا بیان﴾

٣٨/٤٦٨. عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ، لَعَنَهُمُ اللهُ، وَ كُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٍ كَانَ: الزَّائِدُ فِي كِتَابِ اللهِ، وَ الْمُكَذِّبُ بِقَدْرِ اللهِ وَ الْمُسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ لِيُعِزَّ بِذَلِكَ مَنْ أَذَلَّ اللهُ، وَ يُذِلُّ مَنْ أَعَزَّ اللهُ، وَ الْمُسْتَحِلُّ لِحُرُمِ اللهِ، وَ الْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِي مَا حَرَّمَ اللهُ، وَ التَّارِكُ لِسُنَّتِي. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: چھ بندوں پر میں لعنت کرتا ہوں اور اللہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے اور ہر نبی مستجاب الدعوات ہے وہ بھی ان پر لعنت کرتا ہے: جو کتاب اللہ میں زیادتی کرنے والا ہو اور اللہ تعالیٰ کی قدر کو جھٹلانے والا ہو اور ظلم و جبر کے ساتھ تسلط حاصل کرنے والا ہو تاکہ اس کے ذریعے

٣٨: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: القدر، باب: منه، (١٧)، ٤/٤٥٧، الرقم: ٢١٥٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٣/٦٠، الرقم: ٥٧٤٩، والحاكم في المستدرك، ٢/٥٧٢، الرقم: ٣٩٤١، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٧/٤٣، الرقم: ٨٩، و البيهقي في شعب الإيمان، ٣/٤٤٣، الرقم: ٤٠١٠۔

اسے عزت دے سکے جسے اللہ نے ذلیل کیا ہے اور اسے ذلیل کر سکے جسے اللہ نے عزت دی ہے اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کو حلال کرنے والا اور میری عترت یعنی اہل بیت کی حرمت کو حلال کرنے والا اور میری سنت کا تارک۔‘‘

اس حدیث کو امام ترمذی، ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٦٩/٣٩. عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ: لَا يُبْغِضُنَا أَهْلَ الْبَيْتِ رَجُلٌ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ.

رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ.

’’حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! ہم اہل بیت سے کوئی آدمی نفرت نہیں کرتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں ڈال کر دیتا ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٧٠/٤٠. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: يَا بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ إِنِّي سَأَلْتُ اللهَ لَكُمْ ثَلَاثًا أَنْ يُّثْبِتَ قَائِمَكُمْ وَ أَنْ يَّهْدِيَ ضَالَّكُمْ، وَ أَنْ يُّعَلِّمَ جَاهِلَكُمْ، وَ سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَكُمْ جُوَدَاءَ نُجَدَاءَ

٣٩: أخرجه ابن حبان في الصحيح، ١٥/٤٣٥، الرقم: ٦٩٧٨، و الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٢، الرقم: ٤٧١٧، و الذهبي في سير أعلام النبلاء، ٢/١٢٣، والهيثمي في موارد الظمان، ١/٥٥٥، الرقم: ٢٢٤٦۔

٤٠: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٢، و الطبراني في المعجم الكبير، ١١/١٧٦، الرقم: ١١٤١٢، و الهيثمى في مجمع الزوائد، ٩/١٧١۔

رُحَمَاءَ، فَلَوْ أَنَّ رَجُـلًا صَفَنَ بَيْنَ الرُّكْنِ وَ الْمَقَامِ، فَصَلَّى وَ صَامَ ثُمَّ لَقِيَ اللهَ وَ هُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ ﷺ دَخَلَ النَّارَ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے بنو عبدالمطلب بے شک میں نے تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے دس چیزیں مانگی ہیں پہلی یہ کہ وہ تمہارے قیام کرنے والے کو ثابت قدم رکھے اور دوسری یہ کہ وہ تمہارے گمراہ کو ہدایت دے اور تیسری یہ کہ وہ تمہارے جاہل کو علم عطاء کرے اور میں نے تمہارے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی مانگا ہے کہ وہ تمہیں سخاوت کرنے والا اور دوسروں کی مدد کرنے والا اور دوسروں پر رحم کرنے والا بنائے پس اگر کوئی رکن اور مقام کے درمیان دونوں پاؤں قطار میں رکھ کر کھڑا ہوجائے اور نماز پڑھے اور روزہ رکھے اور پھر (وصال کی شکل میں) اللہ سے ملے درآنحالیکہ وہ اہل بیت سے بغض رکھنے والا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہوگا۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے نیز امام حاکم نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٤١/٤٧١. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بُغْضُ بَنِي هَاشِمٍ وَ الْأَنْصَارِ كُفْرٌ، وَ بُغْضُ الْعَرَبِ نِفَاقٌ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ

٤١: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٤٥/١١، الرقم: ١١٣١٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ١٧٢/٩، و المناوي في فيض القدير، ٢٠٥/٣.

نے فرمایا: بنو ہاشم اور انصار سے بغض رکھنا کفر ہے اور اہل عرب سے بغض رکھنا منافقت ہے۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٢/٤٧٢. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ: أَيُّهَا النَّاسُ، مَنْ أَبْغَضَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ حَشَرَهُ اللهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَهُوْدِيًّا فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى قَالَ: وَإِنْ صَامَ وَصَلَّى وَزَعَمَ أَنَّهُ مُسْلِمٌ. أَيُّهَا النَّاسُ، احْتَجَرَ بِذَلِکَ مِنْ سَفْکِ دَمِهِ وَأَنْ يُؤَدِّيَ الْجِزْيَةَ عَنْ يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُوْنَ. مُثِّلَ لِي أُمَّتِي فِي الْبَطْنِ فَمَرَّبِي أَصْحَابُ الرَّايَاتِ فَاسْتَغْفَرْتُ لِعَلِيٍّ وَشِيْعَتِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنھما بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ ہم سے مخاطب ہوئے پس میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: اے لوگو! جو ہمارے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسے روز قیامت یہودیوں کے ساتھ جمع کرے گا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگرچہ وہ نماز، روزہ کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور اپنے آپ کو مسلمان گمان ہی کیوں نہ کرتا ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ہاں) اگرچہ وہ روزہ اور نماز کا پابند ہی کیوں نہ ہو اور خود کو مسلمان تصور کرتا ہو، اے لوگو! یہ لبادہ اوڑھ کر اس نے اپنے خون کو مباح ہونے سے بچایا اور یہ کہ وہ اپنے ہاتھ سے جزیہ دیں درآنحالیکہ وہ گھٹیا اور کمینے ہوں پس میری امت مجھے میری ماں کے پیٹ میں دکھائی گئی پس میرے پاس سے جھنڈوں والے گزرے تو میں نے حضرت علی اور شیعان علی کے لئے مغفرت طلب کی۔'' اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٢: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٤/٢١٢، الرقم: ٤٠٠٢، و الذهبي في ميزان الإعتدال، ٣/١٧١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢۔

٤٣/٤٧٣. عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ: أَنَّهُ قَالَ لِمُعَاوِيَةَ بْنِ خُدَيْجٍ: يَا مُعَاوِيَةَ بْنَ خُدَيْجٍ، إِيَّاکَ وَ بُغْضَنَا فَإِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لَا يُبْغِضُنَا أَحَدٌ، وَ لَا يَحْسُدُنَا أَحَدٌ إِلَّا ذِيْدَ عَنِ الْحَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِسِيَاطٍ مِّنْ نَارٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے معاویہ بن خدیج سے کہا: اے معاویہ بن خدیج! ہمارے (اہلِ بیت کے) بغض سے بچو کیونکہ بے شک حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ ہم (اہلِ بیت) سے کوئی بغض نہیں رکھتا اور کوئی حسد نہیں کرتا مگر یہ کہ قیامت کے دن اسے آگ کے چابکوں سے حوض کوثر سے دھتکار دیا جائے گا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٤/٤٧٤. عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَنْ لَمْ يَعْرِفْ حَقَّ عِتْرَتِي وَ الْأَنْصَارِ وَ الْعَرَبِ فَهُوَ لِإِحْدَى ثَلَاثٍ: إِمَّا مُنَافِقٌ، وَ إِمَّا لِزِنْيَةٍ، وَإِمَّا امْرَؤٌ حَمَلَتْ بِهِ أُمُّهُ لِغَيْرِ طُهْرٍ. رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ وَالدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص میرے اہل بیت اور انصار اور عرب کا حق نہیں پہچانتا تو اس میں تین چیزوں میں سے ایک پائی جاتی ہے: یا تو وہ منافق ہے یا وہ حرامی ہے یا وہ ایسا آدمی ہے جس کی ماں بغیر طہر کے اس سے حاملہ ہوئی ہو۔‘‘ اس حدیث کو امام دیلمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔

٤٣: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣/٣٩، الرقم: ٢٤٠٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/١٧٢،

٤٤: أخرجه البيهقي في شعب الإيمان، ٢/٢٣٢، الرقم؛ ١٦١٤، الديلمي في مسند الفردوس، ٣/٦٢٦، الرقم؛ ٥٩٥٥، و الذهبي في ميزان الإعتدال في نقد الرجال، ٣/١٤٨۔

٤٧٥/٤٥. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: اللَّهُمَّ ارْزُقْ مَنْ أَبْغَضَنِي وَأَبْغَضَ أَهْلَ بَيْتِي، كَثْرَةَ الْمَالِ وَالْعِيَالِ. كَفَاهُمْ بِذَلِکَ غَيًّا أَنْ يَكْثُرَ مَالُهُمْ فَيَطُوْلَ حِسَابُهُمْ، وَ أَنْ يَكْثُرَ الْوِجْدَانِيَاتُ فَيَكْثُرَ شَيَاطِيْنُهُمْ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے اللہ جو مجھ سے اور میرے اہل بیت سے بغض رکھتا ہے اسے کثرت مال اور کثرت اولاد سے نواز یہ ان کی گمراہی کے لئے کافی ہے کہ ان کا مال کثیر ہو جائے پس (اس کثرت مال کی وجہ سے) ان کا حساب طویل ہو جائے اور یہ کہ ان کی وجدانیات (جذباتی چیزیں) کثیر ہو جائیں تاکہ ان کے شیاطین کثرت سے ہو جائیں۔‘‘

اس کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٧٦/٤٦. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم: ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَا أَنَا مِنْهُ: بُغْضُ عَلِيٍّ، وَ نَصْبُ أَهْلِ بَيْتِي، وَ مَنْ قَالَ: الإِيْمَانُ كَلَامٌ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں وہ جس میں پائی جائیں گی نہ وہ مجھ سے ہے اور نہ میں اس سے ہوں (اور وہ تین چیزیں یہ ہیں): علی رضی اللہ عنہ سے بغض رکھنا، میرے اہل بیت سے دشمنی رکھنا اور یہ کہنا کہ ایمان (فقط) کلام کا نام ہے۔‘‘

اس حدیث کو امام دیلمی نے روایت کیا ہے۔

٤٥: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ١/٤٩٢، الرقم: ٢٠٠٧۔

٤٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ٢/٨٥، الرقم: ٢٤٥٩۔

٧. فَصْلٌ فِي جَامِعِ مَنَاقِبِ أَهْلِ الْبَيْتِ وَالْقَرَابَةِ علیہم السلام

﴿اہلِ بیتِ اَطہار علیہم السلام کے جامع مناقب﴾

٤٧٧/٤٧. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رضي الله عنه قَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَوْمًا فِيْنَا خَطِيْبًا. بِمَاءٍ يُدْعَى خُمًّا. بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ. فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، وَ وَعَظَ وَذَكَّرَ ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ . أَلَا أَيُّهَاالنَّاسُ، فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ يُوْشِكُ أَنْ يَأْتِيَ رَسُوْلُ رَبِّي فَأُجِيْبُ، وَأَنَا تَارِكٌ فِيْكُمْ ثَقَلَيْنِ: أَوَّلُهُمَا: كِتَابُ اللهِ فِيْهِ الْهُدَى وَالنُّوْرُ فَخُذُوْا بِكِتَابِ اللهِ. وَاسْتَمْسِكُوْا بِهِ. فَحَثَّ عَلَى كِتَابِ اللهِ وَرَغَّبَ فِيْهِ، ثُمَّ قَالَ: وَأَهْلُ بَيْتِي. أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي، أُذَكِّرُكُمُ اللهَ فِي أَهْلِ بَيْتِي.

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَحْمَدُ.

’’حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں خطبہ دینے کے لئے مکہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اس تالاب پر کھڑے ہوئے جسے خُم کہتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور وعظ و نصیحت کے بعد فرمایا: اے لوگو! میں تو

٤٧: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة:من فضائل على بن أبي طالب رضي الله عنه، ١٨٧٣/٣، الرقم: ٢٤٠٨، وأحمد بن حنبل فى المسند، ٣٦٦/٤، الرقم: ١٩٢٦٥، والبيهقى فى السنن الكبرى، ١٤٨/٢، الرقم: ٢٦٧٩، وابن حبان فى الصحيح، ١٤٥/١، الرقم: ١٢٣، واللالكائى فى إعتقاد أهل السنة، ٧٩/١، الرقم: ٨٨، وابن كثير فى تفسير القرآن العظيم، ٤٨٧/٣۔

بس ایک آدمی ہوں عنقریب میرے رب کا پیغام لانے والا فرشتہ (یعنی فرشتہ اجل) میرے پاس آئے گا اور میں اسے لبیک کہوں گا۔ میں تم میں دو عظیم چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں، ان میں سے پہلی اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب پر عمل کرو اور اسے مضبوطی سے تھام لو، پھر آپ نے کتاب اللہ (کی تعلیمات پر عمل کرنے پر) ابھارا اور اس کی ترغیب دی پھر فرمایا: اور (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں، میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے متعلق اللہ کی یاد دلاتا ہوں۔'' اسے امام مسلم اور احمد نے روایت کیا ہے۔

٤٧٨/٤٨. عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةً وَ عَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ، مِنْ شَعَرٍ أَسْوَدَ. فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضي الله عنهما فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضي الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ، ثُمَّ جَاءَتْ فَاطِمَةُ رضي الله عنها فَأَدْخَلَهَا، ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ رضي الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ قَالَ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣].

رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَالْحَاكِمُ.

٤٨: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: فضائل أهل بيت النّبی ﷺ، ٤/١٨٨٣، ٢٤٢٤، والحاكم فی المستدرك، ٣/١٥٩، الرقم: ٤٧٠٧-٤٧٠٩، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ، والبيهقی فی السنن الكبری، ٢/١٤٩، الرقم: ٢٦٨٠، وابن أبی شيبة فی المصنف، ٦/٣٧٠، الرقم: ٣٢١٠٢، والطبری فی جامع البيان، ٢٢/٦، وابن كثير فی تفسير القرآن العظيم، ٣/٤٨٦، والمباركفوری فی تحفة الأحوذی، ٩/٤٩۔

''حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ چادر میں داخل ہو گئے، پھر سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آئیں اور آپ ﷺ نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجھہ آئے تو آپ ﷺ نے اُنہیں بھی چادر میں لے لیا۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت مبارکہ پڑھی: ''اے اہلِ بیت! اللہ تعالیٰ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) آلودگی دُور کر دے اور تم کو (گناہوں سے) خوب پاک و صاف کر دے۔''

اسے امام مسلم اور حاکم نے روایت کیا ہے۔

٤٩/٤٧٩. عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رضی الله عنه قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: ﴿فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَآءَنَا وَ أَبْنَآءَكُمْ﴾، [آل عمران، ٣: ٦١]، دَعَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلِيًّا وَ فَاطِمَةَ وَ حَسَنًا وَ حُسَيْنًا فَقَالَ: اللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلِي. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

٤٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب: فضائل الصحابة، باب: من فضائل علي بن أبي طالب رضی الله عنه، ٤/١٨٧١، الرقم: ٢٤٠٤، والترمذي في السنن، كتاب: تفسير القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة آل عمران، ٥/٢٢٥، الرقم: ٢٩٩٩، وفي كتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: (٢١)، ٥/٦٣٨، الرقم: ٣٧٢٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/١٨٥، الرقم: ١٦٠٨، والنسائي في السنن الكبرى، ٥/١٠٧، الرقم: ٨٣٩٩، والحاكم في المستدرك، ٣/١٦٣، الرقم: ٤٧١٩، والبيهقي في السنن الكبرى، ٧/٦٣، الرقم: ١٣١٦٩-١٣١٧٠.

’’حضرت سعد بن ابی وقاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب آیتِ مباہلہ نازل ہوئی: ’’آپ فرما دیں آؤ ہم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے۔‘‘ تو حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین علیہم السلام کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل (بیت) ہیں۔‘‘

اسے امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔

٥٠/٤٨٠. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ: أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: لِعَلِيٍّ وَ فَاطِمَةَ وَ الْحَسَنِ وَ الْحُسَيْنِ ﷺ: أَنَا حَرْبٌ لِمَنْ حَارَبْتُمْ، وَ سِلْمٌ لِمَنْ سَالَمْتُمْ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ.

’’حضرت زید بن ارقم ﷺ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین ﷺ سے فرمایا: تم جس سے لڑو گے میں اُس کے ساتھ حالت جنگ میں ہوں اور جس سے تم صلح کرنے والے ہو میں بھی اُس سے صلح کرنے والا ہوں۔‘‘ اسے امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔

٥١/٤٨١. عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ ﷺ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي

٥٠: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧٠، وابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فضل الحسن والحسين ابنَي عَلِيِّ بْنِ أبي طالِبٍ ﷺ، ١/٥٢، الرقم: ١٤٥، والحاکم فی المستدرك، ٣/١٦١، الرقم: ٤٧١٤، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٥/١٨٢، الرقم: ٥٠١٥، وفی المعجم الکبير، ٣/٤٠، الرقم: ٢٦٢٠، والصيداوی فی معجم الشيوخ، ١/١٣٣، الرقم: ٨٥۔

٥١: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: المناقب عن رسول اللّٰه ﷺ، باب:—

تَارِكٌ فِيكُم مَا إِنْ تَمَسَّكْتُم بِهِ لَنْ تَضِلُّوا بَعْدِي، أَحَدُهُمَا أَعْظَمُ مِنَ الْآخَرِ: كِتَابُ اللهِ حَبْلٌ مَمْدُودٌ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ وَ عِتْرَتِي: أَهْلُ بَيْتِي وَلَنْ يَتَفَرَّقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا كَيْفَ تَخْلُفُونِي فِيهِمَا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ وَحَسَّنَهُ وَالنَّسَائِيُّ وَأَحْمَدُ.

''حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں تم میں ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر میرے بعد تم نے انہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی رسی ہے اور میری عترت یعنی اہلِ بیت اور یہ دونوں ہرگز جدا نہ ہوں گی یہاں تک کہ دونوں میرے پاس حوض کوثر پر آئیں گی پس دیکھو کہ تم میرے بعد ان سے کیا سلوک کرتے ہو؟''

اسے امام ترمذی، نسائی اور احمد نے روایت کیا اور امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

.... فی مناقب أهل بیت النبی ﷺ، ٥/٦٦٣، الرقم: ٣٧٨٦/٣٧٨٨، والنسائی فی السنن الکبری، ٥/٤٥، الرقم: ٨١٤٨، ٨٤٦٤، وأحمد بن حنبل فی المسند، ٣/١٤، ٢٦، ٥٩، الرقم: ١١١١٩، ١١٢٢٧، ١١٥٧٨، والحاکم فی المستدرك، ٣/١١٨، الرقم: ٤٥٧٦، والطبرانی عن أبي سعید رضی اللہ عنہ فی المعجم الأوسط، ٣/٣٧٤، الرقم: ٣٤٣٩، و فی المعجم الصغیر، ١/٢٢٦، الرقم: ٣٢٣، و فی المعجم الکبیر، ٣/٦٥، الرقم: ٢٦٧٨، وابن أبی شیبة فی المصنف، ٦/١٣٣، الرقم: ٣٠٠٨١، وأبویعلی فی المسند، ٢/٣٠٣، الرقم: ١٠٢٦٧، ١١٤٠، وابن أبی عاصم فی السنة، ٢/٦٤٤، الرقم: ١٥٥٣، والدیلمی فی مسند الفردوس، ١/٦٦، الرقم: ١٩٤، والهیثمی فی مجمع الزوائد، ٩/١٦٣۔

٥٢/٤٨٢. عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَبِيْبِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ: ﴿إِنَّمَا يُرِيْدُ اللهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا﴾ [الأحزاب، ٣٣:٣٣]، فِي بَيْتِ أُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ، وَ حَسَنًا، وَ حُسَيْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَ عَلِيٌّ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَجَلَّلَهُ بِكِسَاءٍ. ثُمَّ قَالَ: اَللَّهُمَّ، هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي، فَأَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا، قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: وَ أَنَا مَعَهُمْ يَا نَبِيَّ اللهِ، قَالَ: أَنْتِ عَلَى مَكَانِكِ وَ أَنْتِ عَلَى خَيْرٍ.

رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ، وَقَالَ أَبُوعِيْسَى: هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضور نبی اکرم ﷺ کے پروردہ حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب اُم المؤمنین اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے گھر حضور نبی اکرم ﷺ پر یہ آیت ''اے اہل بیت! اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح) کی آلودگی دور کر دے اور تمہیں خوب پاک و صاف کر دے'' نازل ہوئی تو آپ ﷺ نے سیدہ فاطمہ اور حسنین کریمین سلام اللہ علیہم کو بلایا اور انہیں اپنی کملی میں ڈھانپ لیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے تھے، آپ ﷺ نے انہیں بھی اپنی کملی میں ڈھانپ لیا، پھر فرمایا: اے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، پس ان سے ہر قسم کی آلودگی دور فرما اور انہیں خوب پاک و صاف کر دے۔ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کی: اے اللہ کے نبی! میں (بھی) ان کے ساتھ ہوں، فرمایا: تم اپنی جگہ رہو اور تم تو

٥٢: أخرجه الترمذی فی السنن، کتاب: تفسیر القرآن عن رسول الله ﷺ، باب: و من سورة الأحزاب، ٥/٣٥١، الرقم: ٣٢٠٥، و فی کتاب: المناقب عن رسول الله ﷺ، باب: فضل فاطمة بنت محمد ﷺ، ٥/٦٩٩، الرقم: ٣٨٧١، والطبرانی فی المعجم الأوسط، ٤/١٣٤، الرقم: ٣٧٩٩۔

بہتر مقام پر فائز ہو۔'' اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور فرمایا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٥٣/٤٨٣. عَنْ عَبْدِ السَّلامِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ أَبِي الصَّلْتِ الْهَرَوِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُوْسَى الرِّضَا، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ أَبِيْهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رضي الله عنهم، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: اَلإِيْمَانُ مَعْرِفَةٌ بِالْقَلْبِ وَ قَوْلٌ بِاللِّسَانِ وَ عَمَلٌ بِالْأَرْكَانِ. قَالَ أَبُو الصَّلْتِ: لَوْ قُرِئَ هَذَا الإِسْنَادُ عَلَى مَجْنُوْنٍ لَبَرَأَ.

رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ وَ الطَّبَرَانِيُّ وَ الْبَيْهَقِيُّ.

''حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایمان نام ہے دل سے پہچاننے، زبان سے اقرار کرنے اور ارکان پر عمل کرنے کا۔ (راوی) ابوصلت ہروی فرماتے ہیں: اگر اس حدیث کی سند پاگل پر پڑھ کر دم کی جائے تو وہ ٹھیک ہو جائے۔'' اسے امام ابن ماجہ، طبرانی اور بیہقی نے روایت کیا ہے۔

٥٤/٤٨٤. عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فَاطِمَةَ

٥٣: أخرجه ابن ماجة فی السنن، المقدمة، باب: فی الإيمان، ١/٢٥، الرقم: ٦٥، والطبرانی فی العمجم الأوسط، ٦/٢٢٦، الرقم: ٦٢٥٤، و فی المعجم الأوسط، ٨/٢٦٢، الرقم: ٨٥٨٠، والبيهقی فی شعب الإيمان، ١/٤٧، الرقم: ١٦، والمروزی فی تعظيم قدر الصلاة، ٢/٧٤٢، والسيوطی فی شرح سنن ابن ماجة، ١/٨، الرقم: ٦٥، وابن القيم فی حاشية علی سنن أبی داود، ٢/٢٩٤۔

٥٤: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٦٥، الرقم: ٤٧٢٦، و البزار في المسند، ٥/٢٢٣، الرقم: ١٨٢٩، و أبو نعيم في حلية الأولياء، ٤/١٨٨، و المناوي في فيض القدير، ٢/٤٦٢۔

أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا، فَحَرَّمَ اللهُ ذُرِّيَّتَهَا عَلَى النَّارِ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالْبَزَّارُ وَأَبُوْنُعَيْمٍ، وَقَالَ الْحَاكِمُ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بے شک فاطمہ نے اپنی عصمت کی حفاظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کی اولاد کو آگ پر حرام کر دیا۔‘‘ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٨٥/٥٥. عَنِ الْمِسْوَرِ: أَنَّهُ بَعَثَ إِلَيْهِ حَسَنُ بْنُ حَسَنٍ عليه السلام يَخْطُبُ ابْنَتَهُ فَقَالَ لَهُ: قُلْ لَهُ فَيَلْقَانِي فِي الْعَتَمَةِ، قَالَ: فَلَقِيَهُ فَحَمِدَ اللهَ الْمِسْوَرُ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا بَعْدُ وَ أَيْمِ اللهِ مَا مِنْ نَسَبٍ وَلَا سَبَبٍ وَلَا صِهْرٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَسَبِكُمْ وَ سَبَبِكُمْ وَ صِهْرِكُمْ وَلَكِنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: فَاطِمَةُ بَضْعَةٌ مِنِّي يَقْبِضُنِي مَا يَقْبِضُهَا وَ يَبْسُطُنِي مَا يَبْسُطُهَا، وَ إِنَّ الْأَنْسَابَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَنْقَطِعُ غَيْرَ نَسَبِي وَ سَبَبِي وَ صِهْرِي وَ عِنْدَكَ إِبْنَتُهَا وَلَوْ زَوَّجْتُكَ لَقَبَضَهَا ذَلِكَ فَانْطَلَقَ عَاذِرًا لَهُ.

رَوَاهُ الْحَاكِمُ، وَقَالَ: هَذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

’’حضرت عبید اللہ بن اَبی رافع سے حضرت مسور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن حسن علیہ السلام نے انہیں بلا بھیجا اپنی بیٹی کی منگنی کرنے کے لئے آپ نے ان سے کہا کہ آپ رات کے وقت مجھے ملیں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ پس وہ ان سے ملے پھر

٥٥: أخرجه الحاكم في المستدرك، ٣/١٧٢، الرقم: ٤٧٤٧.

حضرت مسور رضی اللہ عنہ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر کہا: خدا کی قسم کوئی ایسا نسب اور نہ ہی سبب اور نہ ہی سسرالی رشتہ ایسا ہے جو مجھے آپ کے نسب، سبب اور سسرال سے بڑھ کر پیارا ہے مگر یہ کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو چیز اسے پریشان کرتی ہے وہ مجھے بھی پریشان کرتی ہے اور جو چیز اسے خوش کرتی ہے وہ مجھے بھی خوش کرتی ہے اور بے شک انساب قیامت کے روز منقطع ہو جائیں گے سوائے میرے نسب، سبب اور سسرال کے اور تمہارے پاس حضرت فاطمہ کی بیٹی ہے (یعنی تمہاری بیٹی گویا ان کی بیٹی ہے) اور اگر میں اس سے شادی کرتا ہوں تو یہ چیز انہیں نا خوش کرے گی اور پھر وہ معذرت کرتے ہوئے چل پڑے۔‘‘

اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔

٤٨٦/ ٥٦. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ حَنْطَبٍ قَالَ: خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِالْجُحْفَةِ فَقَالَ: أَلَسْتُ أَوْلَى بِأَنْفُسِكُمْ؟ قَالُوْا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللهِ، قَالَ: فَإِنِّي سَائِلُكُمْ عَنِ اثْنَيْنِ: عَنِ الْقُرْآنِ وَعَنْ عِتْرَتِي. أَلاَ وَلاَ تَقَدَّمُوْا قُرَيْشًا فَتَضِلُّوْا وَلاَ تَخَلَّفُوْا عَنْهَا فَتَهْلِكُوْا وَلاَ تُعَلِّمُوْهَا فَهُمْ أَعْلَمُ مِنْكُمْ قُوَّةَ رَجُلَيْنِ مِنْ غَيْرِهِمْ. لَوْلاَ أَنْ تَبْطُرَ قُرَيْشٌ لَأَخْبَرْتُهَا بِمَا لَهَا عِنْدَ اللهِ خِيَارُ قُرَيْشٍ خِيَارُ النَّاسِ. رَوَاهُ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن حنطب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ جحفہ کے مقام پر ہم سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا میں تمہاری جانوں سے بڑھ کر تمہیں عزیز نہیں ہوں؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے

٥٦: أخرجه أبو نعيم في حلية الأولياء، ٩/ ٦٤، و ابن الأثير في أسد الغابة، ٣/ ١٤٧، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٥/ ١٩٥۔

فرمایا: پس میں تم سے دو چیزوں کے بارے سوال کرنے والا ہوں۔ قرآن کے بارے اور اپنی عترت اہل بیت کے بارے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ قریش پر پیش قدمی نہ کرو کہ تم گمراہ ہو جاؤ اور نہ انہیں سکھاؤ کہ وہ تم سے زیادہ جانے والے ہیں اور اگر قریش فخر نہ کرتے تو میں ضرور ان کو اللہ کے ہاں ان کے مقام کے بارے بتاتا قریش میں بہترین لوگ تمام لوگوں سے بہترین ہیں۔'' اسے امام ابونعیم نے روایت کیا ہے۔

٤٨٧/٥٧. عَنْ عَلِيٍّ رضی الله عنه: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صلی الله علیه وآله وسلم، وَقَدْ بَسَطَ شَمْلَةً، فَجَلَسَ عَلَيْهَا هُوَ وَفَاطِمَةُ وَعَلِيٌّ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ، ثُمَّ أَخَذَ النَّبِيُّ صلی الله علیه وآله وسلم بِمَجَامِعِهِ فَعَقَدَ عَلَيْهِمْ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ، ارْضَ عَنْهُمْ كَمَا أَنَا عَنْهُمْ رَاضٍ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت علی رضی الله عنه بیان کرتے ہیں کہ وہ حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم کی بارگاہِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ درآں حالیکہ آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے چادر بچھائی ہوئی تھی۔ پس اس پر حضور نبی اکرم صلی الله علیه وآله وسلم (بنفسِ نفیس) حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین علیھم السلام بیٹھ گئے پھر آپ صلی الله علیه وآله وسلم نے اس چادر کے کنارے پکڑے اور ان پر ڈال کر اس میں گرہ لگا دی۔ پھر فرمایا: اے اللہ! تو بھی ان سے راضی ہو جا، جس طرح میں ان سے راضی ہوں۔'' اسے امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٨٨/٥٨. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: كَانَ آخِرَ مَا تَكَلَّمَ بِهِ رَسُوْلُ اللهِ صلی الله علیه وآله وسلم أَخْلِفُوْنِي فِي أَهْلِ بَيْتِي. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

٥٧: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٣٤٨/٥، الرقم: ٥٥١٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٩/٩۔

٥٨: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ١٥٧/٤، الرقم: ٣٨٦٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٦٣/٩۔

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آخری چیز جو حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمائی وہ یہ تھی کہ مجھے میرے اہل بیت میں تلاش کرو۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٨٩/٥٩. عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ مِنْ أُمَّتِي أَهْلُ بَيْتِي ثُمَّ الْأَقْرَبُ مِنَ الْقُرَيْشِ، ثُمَّ الْأَنْصَارُ، ثُمَّ مَنْ آمَنَ بِي، وَاتَّبَعَنِي مِنَ الْيَمَنِ، ثُمَّ سَائِرُ الْعَرَبِ ثُمَّ الْأَعَاجِمُ وَ أَوَّلُ مَنْ أَشْفَعُ لَهُ أُوْلُوْا الْفَضْلِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اپنی امت میں سے سب سے پہلے جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے اہل بیت ہیں، پھر جو قریش میں سے میرے قریبی رشتہ دار ہیں، پھر انصار کی پھر ان کی جو یمن میں سے مجھ پر ایمان لائے اور میری اتباع کی، پھر تمام عرب کی، پھر عجم کی اور سب سے پہلے میں جن کی شفاعت کروں گا وہ اہل فضل ہوں گے۔''

اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

٤٩٠/٦٠. عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لاَ يَنْعَقِدُ قَدَمَا عَبْدٍ حَتَّى يُسْأَلَ عَنْ أَرْبَعَةٍ: عَنْ جَسَدِهِ فِيْمَا أَبْلَاهُ، وَعُمُرِهِ فِيْمَا أَفْنَاهُ، وَ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَ فِيْمَا أَنْفَقَهُ، وَعَنْ حُبِّ أَهْلِ الْبَيْتِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ

٥٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١٢/٤٢١، و الديلمي في مسند الفردوس، ١/٢٣، الرقم: ٢٩، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٨٠۔

٦٠: أخرجه الطبراني في المعجم الأوسط، ٢/٣٤٨، الرقم: ٢١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ١٠/٣٤٦۔

اللهِ، فَمَا عَلَامَةُ حُبِّكُمْ فَضَرَبَ بِيَدِهِ عَلَى مَنْكِبِ عَلِيٍّ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ.

’’حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے دونوں قدم (روزِ قیامت) اس وقت تک استقامت نہیں پاتے جب تک اس سے چار چیزوں کے بارے سوال نہ کر لیا جائے اس کے جسم کے بارے میں کہ کس چیز میں اس نے اس کو امتحان میں ڈالا اور اس کی عمر کے بارے میں کہ کس چیز میں اس نے اس کو فنا کیا اور اس کے مال کے بارے میں کہ کہاں سے اس نے اسے کمایا؟ اور کس چیز میں اس نے اس کو خرچ کیا؟ اور اہل بیت کی محبت کے بارے۔ پس عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ کی محبت کی کیا علامت ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دست اقدس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر مارا۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے۔

www.MinhajBooks.com